حضرت عثمانؓ کے سو واقعات پر خوبصورت کتاب
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کے
۱۰۰ سو واقعات
مرتب: محمد محسن
شاکر پبلی کیشنز لاہور

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سو واقعات مستند حوالہ جات کے ساتھ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کے سو واقعات

محمد محسن

شاکر پبلی کیشنز

اردو بازار لاہور

فون: 0322-22 22 740

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کے ۱۰۰ واقعات

با اہتمام: ملک محمد شاکر

سن اشاعت مارچ 2014

طابع اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ ورڈز میکر

قیمت -/130 روپے

ملنے کا پتہ:

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

نظامیہ کتاب گھر
زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور

مکتبہ مثنویہ سیفیہ
پرانی سبزی منڈی روڈ بہاولپور۔ موبائل: 0301-7728754

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

فہرست

واقعہ نمبر ۱

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میری خالہ کا نام سعدی بنت کریز بن ربیعہ تھا اور وہ کہانت کے علم میں بڑی ماہر تھیں۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ میں اپنی خالہ کے گھر میں گیا تو اس نے میری طرف دیکھ کر کاہنوں کی طرح گفتگو کرتے ہوئے کہا اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! تمہاری دو ازواج ہوں گی دونوں انتہائی حسین اور خوبصورت ہوں گی نہ تم نے اس سے پہلے ایسی نیک اور حسین عورت دیکھی ہوگی اور نہ انہوں نے ایسا خاوند۔ یہ عورتیں ایک بڑے پیغمبر کی صاحبزادیاں ہوں گی۔ میں یہ بات سن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی اور اس بات کو ناممکن سمجھا۔ اس کے بعد جب حضور نبی کریم ﷺ نے نبوت کا علان فرمایا تو میری خالہ نے پھر مجھ سے کہا محمد ﷺ بن عبداللہ معبوث ہوگئے ہیں اور لوگوں کو دین حق کی دعوت دیتے ہیں، زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ تمام دنیا میں ان کے دین کی روشنی پھیل جائے گی اور جو کوئی دین اسلام سے روگردانی کریگا وہ خسارے میں رہے گا۔ جب میں نے اپنی خالہ کی یہ بات سنی تو حضور نبی کریم ﷺ کی محبت میرے دل میں موجزن ہوگئی۔ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے دوست تھے۔ میں ان کے پاس گیا اور اپنی خالہ کی باتیں ان کے سامنے بیان کیں تو جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ سمجھدار اور معاملہ فہم انسان ہیں ہر کام کے انجام میں غور وفکر کی صلاحیت رکھتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ یقیناً اس بات سے

آگاہ ہوں گے کہ چند پتھر جو بول نہیں سکتے ہیں نہ کسی کو فائدہ ونقصان پہنچا سکتے ہیں وہ معبود کیسے ہوسکتے ہیں؟ میں نے کہا آپ رضی اللہ عنہ ٹھیک فرماتے ہیں۔ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ رضی اللہ عنہ کی خالہ نے سچ بات کی ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر معبوث فرمایا ہے تاکہ خلق خدا کو اللہ کے دین کی طرف بلائیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے ترغیب دی کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ایمان لے آؤں۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھی کہ اسی اثناء میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دیکھ کر اٹھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی میں گفتگو فرمائی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! اللہ عزوجل تجھے جنت کی مہمانی کے لئے بلاتا ہے تم اس کی دعوت قبول کرلو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کلمات نے آپ رضی اللہ عنہ کے دل پر اثر کیا اور فوراً مشرف بہ اسلام ہوگئے اور پھر وہ وقت آیا جب میری خالہ کی کہی گئی بات درست ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے قبول اسلام کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے صحن میں بیٹھا تھا کہ مجھے خبر ہوئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی شادی ابولہب کے بیٹے عتبہ سے کردی ہے۔ مجھے حسرت ہوئی کہ کاش ان کا نکاح میرے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کیفیت میں جب میں گھر پہنچا تو میری خالہ نے مجھ سے کہا کہ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منصب رسالت پر فائز کیا ہے پھر انہوں نے مجھے اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جن کے ساتھ میرا اٹھنا بیٹھنا تھا۔ میں جب ان کے

پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے کہ اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! کس سوچ میں گم ہو؟ میں نے انہیں خالہ کی بات بتائی تو انہوں نے بھی مجھے اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی۔ اس دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس وقت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر میں اٹھا رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور سلام کرنے کے بعد درخواست کی کہ وہ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ جائیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ عزوجل تمہیں جنت کی جانب بلاتا ہے اور تم اس دعوت کو قبول کرنے میں دیر نہ کرو۔ اللہ عزوجل نے مجھے سب کی جانب اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح میرے ساتھ ہو گیا۔ (خصائص الکبریٰ جلد اوّل صفحہ ۲۳۷)

واقعہ نمبر ۲

کلمہ طیبہ سن کر کانپ اٹھے

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے متعلق ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کی حضور نبی کریم ﷺ سے پہلی ملاقات ہوئی اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں دین اسلام کی شمع روشن ہو چکی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے ملاقات میں دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کا ہم لوگوں کے درمیان کیا مقام ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی زبانِ پاک سے کلمہ طیبہ سنا تو کانپ اٹھے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے سورۃ الذاریات کی آیات کی تلاوت کی جن کا ترجمہ ہے۔

> ''اے لوگو! اہل ایمان کے لئے زمین میں بے شمار نشانیاں ہیں اور تمہاری اپنی ذات میں کئی نشانیاں موجود ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں کہ آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ چیز بھی جس کا وعدہ تم سے کیا گیا ہے، زمین و آسمان کے رب کی قسم! حق یہی ہے اور ایسے ہی جیسے تم بول رہے ہو۔''

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمانِ خداوندی سننے کے بعد عرض کیا مجھے کلمہ پڑھائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو کلمہ پڑھایا اور یوں آپ رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ (طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۲)

واقعہ نمبر ۳

چچا حکم بن العاص کا تشدد کرنا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا شمار اگرچہ بنو امیہ اور قریش کے معززین میں ہوتا تھا مگر آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ سے بھی وہی سلوک روا رکھا گیا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے رکھا گیا تھا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے فلاحی کاموں کی بدولت قریش میں ایک خاص مقام رکھتے تھے مگر اب آپ رضی اللہ عنہ کے تمام خلوص کو بھلا کر آپ رضی اللہ عنہ کو اذیتیں دی جانے لگیں۔ بنو امیہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے قطع تعلق کر لی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ کی جان کے دشمن بن چکے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے قبیلہ والوں کی تمام مخالفتوں کے باوجود بھی دین اسلام پر استقامت کے ساتھ قائم رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے چچا حکم بن العاص نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک کمرے میں بند کر دیا اور کہنے لگا۔

"جب تک تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور پیروی سے انکار نہیں کرو گے میں تمہیں آزاد نہیں کروں گا۔"

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا چچا حکم بن العاص، آپ رضی اللہ عنہ کو رسیوں سے جکڑ دیتا اور کمرے میں آگ جلا کر دھواں بھر دیتا۔ اس کے علاوہ بھی اور کئی طریقوں سے آپ رضی اللہ عنہ کو اذیتوں کا نشانہ بنایا جاتا تا کہ آپ رضی اللہ عنہ دین اسلام سے پھر جائیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان تمام مصائب کو برداشت کیا اور دین اسلام

پر قائم رہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے چچا حکم بن العاص نے جب دیکھا اس کی ان سخت اذیتوں کے باوجود اس کا بھتیجا دین اسلام پر قائم ہے تو اس نے بالآخر تنگ آ کر آپ رضی اللہ عنہ کو قید سے آزاد کر دیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ کے حال پر چھوڑ دیا۔ (طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۳۲)

واقعہ نمبر ٤

حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نیک نیتی اور شرافت کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ عنہ سے کر دیا اور اس کی خواہش آپ رضی اللہ عنہ کو بھی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے نکاح کے موقع پر فرمایا کہ اللہ عزوجل نے میری جانب وحی فرمائی ہے کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح عثمان (رضی اللہ عنہ) سے کروں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری جانب وحی بھیجی کہ میں اپنی بیٹی کی شادی عثمان (رضی اللہ عنہ) سے کروں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سے ہوا تو مکہ مکرمہ میں بات مشہور ہوگئی کہ اگر کوئی بہترین جوڑا دیکھنا چاہے تو وہ انہیں دیکھ لے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ کے اعلانِ نبوت کے تیسرے برس ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ خود کو حضور نبی کریم ﷺ کا داماد ہونے پر فخر محسوس کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ چونکہ صاحب حیثیت تھے اس لئے حضور نبی کریم ﷺ کی شہزادی کو بھی ہر طرح کی آسائش مہیا کیں اور ان کے آرام اور سہولت کا ہر ممکن خیال رکھا۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۵۳۲)

واقعہ نمبر ۵

ایسا جوڑا پہلے کبھی نہیں دیکھا

ابن عساکر کی روایت ہے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے گوشت کا ایک پیالہ دے کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر بھیجا۔ جب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر گیا تو وہاں حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔ میں کبھی شہزادی رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا اور کبھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا۔ پھر جب میں واپس لوٹا تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا۔

''اے اسامہ (رضی اللہ عنہ)! کیا تم عثمان (رضی اللہ عنہ) کے گھر کے اندر بھی داخل ہوئے؟''

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ہاں! میں گھر کے اندر گیا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا۔

''تم نے ان میاں بیوی سے زیادہ حسین کوئی دیکھا ہے؟''

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے ایسا جوڑا پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۱۹ تا ۲۲۰)

واقعہ نمبر ۶

حبشہ کی جانب ہجرت

مشرکین مکہ نے جب دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی دعوت پر لبیک کہنے والے جانثاروں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے تو انہوں نے مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیئے اور حضور نبی کریم ﷺ کی جان کے بھی دشمن بن گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے جانثاروں کو بھی طرح طرح کی اذیتیں دینا شروع کر دیں۔ مشرکین مکہ کے ظلم وستم جب حد سے تجاوز کر گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے رجب المرجب ۵ نبوی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ مشرکین مکہ کے مظالم سے بچ سکیں اور تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔ حبشہ پر اس وقت ایک نیک اور خدا ترس بادشاہ نجاشی کی حکومت تھی۔ یہ بادشاہ اپنی رحم دلی اور مہمان نوازی کی وجہ سے مشہور تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے بھی اس کے قصے سن رکھے تھے اس لئے مسلمانوں کو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ جس جماعت نے سب سے پہلے حبشہ کی جانب ہجرت کی اس جماعت میں سولہ مرد وعورتیں شامل تھیں اور اس جماعت کے سربراہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے جو اپنی اہلیہ دختر رسول اللہ ﷺ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ تھے۔

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۳۲، تاریخ طبری جلد دوم حصہ اوّل صفحہ ۷۶، البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی

رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی۔ ہجرت کے کچھ عرصہ کے بعد تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حالات کی خبر نہ ہوئی۔اس دوران قریش کی ایک عورت حبشہ سے مکہ مکرمہ آئی۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی خیریت دریافت کی تو اس نے کہا میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو اس حال میں دیکھا وہ دونوں ایک جانور پر سوار تھے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات سنی تو فرمایا۔

''اللہ عزوجل ان کا نگہبان ہو، حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان (رضی اللہ عنہ) پہلے مہاجر ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں ہجرت کی۔''

(تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۶۶)

واقعہ نمبر ۷

مدینہ منورہ کی جانب ہجرت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تین سال تک حبشہ میں قیام پذیر رہنے کے بعد مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کر گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حبشہ میں قیام کے دوران ہی حضور نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی اطلاع ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس اطلاع کے ملتے ہی اپنی زوجہ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ سامانِ سفر تیار کیا اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کر گئے۔ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کا حضرت اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں کھیتی باڑی کو بطورِ پیشہ اختیار کیا۔

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۳۲)

واقعہ نمبر ۸

بیئر رومہ کو خرید کو وقف کر دیا

جب مہاجرین مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے تو یہاں کا پانی پسند نہ آیا جو کہ کھاری تھا۔ مدینہ طیبہ میں صرف ایک کنواں ایسا تھا جس کا پانی شیریں تھا۔ یہ کنواں ایک شخص کی ملکیت تھا جس کا نام رومہ تھا۔ وہ شخص اپنے اس چشمے کا پانی قیمتاً فروخت کرتا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم اپنا یہ چشمہ میرے ہاتھ جنت کے چشمہ کے عوض فروخت کر دو اور مجھ سے جنت کا چشمہ لے لو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میری اور میرے بال بچوں کے رزق کا ذریعہ یہ ہے اور مجھ میں طاقت نہیں۔ اس بات کا علم جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے وہ چشمہ ۳۵ ہزار دینار نقد دے کر وہ کنواں خرید لیا اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جس طرح آپ ﷺ اس شخص کو جنت کا چشمہ عطا فرماتے ہیں اگر میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو کیا آپ ﷺ وہ جنت کا چشمہ مجھے بھی عطا فرمائیں گے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں عطا کر دوں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے وہ چشمہ خرید لیا ہے اور اب میں اسے مسلمانوں کے لئے وقف کرتا ہوں۔

(تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۷۱)

بیئر رومہ کے سلسلے میں یہ بھی منقول ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اس وقت مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کا ایک ہی کنواں تھا جس کا

نام ''بیئرِ رومہ'' تھا۔ اس کا مالک ایک یہودی تھا جو اس کنوئیں کا پانی فروخت کرتا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے بے سروسامانی کے عالم میں مدینہ منورہ آئے تھے اس لئے ان کے لئے اس کنوئیں سے پانی خریدنا بہت دشوار تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کنوئیں کا ذکر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کنوئیں کو بھاری رقم کے عوض خرید کر مسلمانوں کے لئے اسے وقف کر دیا۔ (صحیح بخاری جلد دوم کتاب کتاب الوصایا باب اذا وقف ارضا او بئرا حدیث ۴۸)

واقعہ نمبر ۹

حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال

حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ۲ھ میں بیمار ہو گئیں اور اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کی تیمارداری کے لئے مدینہ منورہ میں رہیں اور ان کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بھی مدینہ منورہ چھوڑ دیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو غزوۂ بدر میں شامل نہ ہونے کا غم تھا مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح بدر کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو بشارت دی۔

''عثمان (رضی اللہ عنہ)! تم بھی غزوۂ بدر میں حصہ لینے والوں میں سے ہو۔''

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے بھی حصہ دیا۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۵۳۲)

مسلمانوں کو غزوۂ بدر میں فتح نصیب ہوئی اور اسی روز حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا وصال فرما گئیں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں فتح کی خوشخبری سنانے مدینہ منورہ پہنچے تو اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے ہمراہ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی تدفین میں مشغول تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیٹی کے وصال کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بے حد غمزدہ ہوئے۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۵۳۲)

واقعہ نمبر ۱۰

غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں حصہ ملنا

جیسا کہ گزشتہ اوراق میں بیان ہوا حضور نبی کریم ﷺ غزوۂ بدر کے لئے تشریف لے گئے۔ اس موقع پر حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ اپنی بیوی کی تیمارداری کے لئے مدینہ منورہ میں رہیں اور ان کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بھی مدینہ منورہ چھوڑ دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو غزوۂ بدر میں شامل نہ ہونے کا غم تھا مگر حضور نبی کریم ﷺ نے فتح بدر کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو بشارت دی۔

''اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! تم بھی غزوۂ بدر میں حصہ لینے والوں میں سے ہو۔''

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے بھی حصہ دیا۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۵۳۲)

واقعہ نمبر ۱۱

حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ کے وصال کے ساتھ ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے رشتہ کے منقطع ہونے پر بھی بے حد افسردہ تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو اس نعمت سے دوبارہ سرفراز فرمایا اور اپنی دوسری بیٹی حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح ۳ ھ میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیا۔ حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کے بعد آپ رضی اللہ عنہ ''ذوالنورین'' یعنی دونوروں والے کے لقب سے مشہور ہوئے۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۵۳۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میری بہن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت خنیس رضی اللہ عنہ بن حذافہ کا انتقال ہوگیا اور وہ بیوہ ہوگئیں۔ میرے والد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی پیش کش کی اور ان دنوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا وہ سوچ کر جواب دیں گے۔ پھر کئی دن گزر گئے اور انہوں نے کہا کہ میں نے بہت غور کیا اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ ابھی میں شادی نہیں کروں گا۔ میرے والد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔ انہیں غصہ آیا اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عثمان غنی اور حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ کے رویہ کی شکایت کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری بیٹی کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہتر رشتہ طے کیا ہے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لئے بھی بہتر رشتہ ہے۔ پھر کچھ دنوں بعد حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعے رشتہ بھیجا اور یوں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ سے ہو گیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے ہو گیا۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۱۰، مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۵۴۸ تا ۵۴۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد روتے ہوئے دیکھا تو ان سے رونے کی وجہ دریافت فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں اس لئے رو رہا ہوں میرا خاندانِ رسالت کے ساتھ جو تعلق تھا وہ منقطع ہو گیا۔ ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد اللہ عزوجل کا پیغام پہنچایا کہ آپ ﷺ اپنی دوسری صاحبزادی حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح عثمان (رضی اللہ عنہ) سے کر دیں چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمانِ خداوندی کے مطابق حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دیا اور مہر حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے برابر ہی مقرر فرمایا۔

(تاریخ ابن خلدون جلد اول صفحہ ۳۶۷)

واقعہ نمبر ۱۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب

۳ھ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ بنی محارب اور بنی ثعلبہ کے لوگ مشترکہ طور پر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر اسلام کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلا کر انہیں مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا اور لشکر اسلام کی قیادت کرتے ہوئے بنی محارب اور بنی ثعلب کا محاصرہ کرلیا۔ یہ محاصرہ قریباً ایک ماہ تک جاری رہا اور بالآخر وہ میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ (طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۳۳)

۴ھ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر اسلام کے ہمراہ مشرکین کے کچھ گروہوں اور باغی یہودی قبائل کی سرکوبی کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ پھر مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر موجودگی میں مدینہ منورہ کا انتظام اسی طریقے سے چلایا جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلایا کرتے تھے۔

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۳۳)

واقعہ نمبر ۱۳

معاویہ بن مغیرہ کی سفارش کرنا

شوال ۳ ھ میں ہی حضور نبی کریم ﷺ مجاہدین کے ایک لشکر کے ہمراہ حمرۃ الاسد پہنچے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ حمرۃ الاسد پہنچنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے دو افراد کو گرفتار کیا جن میں ابوغزہ نامی ایک شاعر بھی تھا جسے غزوۂ بدر میں قید کیا گیا اور اس شرط پر رہا کیا گیا تھا کہ وہ کبھی دوبارہ مسلمانوں کے مقابلے پر نہیں آئے گا۔ ابوغزہ نے چونکہ وعدہ خلافی کی تھی اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا جبکہ دوسرا شخص معاویہ بن مغیرہ تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن مغیرہ کی سفارش کی جس پر حضور نبی کریم ﷺ نے اس شرط پر کہ وہ تین دن کے اندر اندر مدینہ منورہ چھوڑ دے اس کو امان دے دی۔ معاویہ بن مغیرہ نے اپنا قیام مدینہ منورہ میں تین دن سے زیادہ کر لیا جس پر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمارہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بھیج کر اسے قتل کروا دیا۔

(تاریخ طبری جلد دوم حصہ اوّل صفحہ ۱۹۴)

واقعہ نمبر ۱۴

بیعت رضوان

یکم ذیقعد ۶ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ قریباً چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ہمراہ حج بیت اللہ کی زیارت اور عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور ذوالحلیفہ کے مقام پر قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص کو مکہ مکرمہ میں حالات معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا جس نے واپس آ کر اطلاع دی کہ قریش مزاحمت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! ہم کعبہ کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں اور ہمارا لڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ تشریف لے چلیں اگر کسی نے مزاحمت کی تو ہم اس کا مقابلہ کریں گے۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے کو پسند کیا اور ذوالحلیفہ سے روانہ ہوئے اور مکہ مکرمہ سے باہر حدیبیہ کے مقام پر قیام پذیر ہوئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کو علم ہوا کہ مشرکین کے عزائم خطرناک ہیں اور وہ لڑنا چاہتے ہیں تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر مکہ مکرمہ بھیجا تا کہ وہ معززین مکہ کو بتائیں کہ ہم صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ابان بن سعید بن العاص سے ہوئی جن کے ہمراہ آپ رضی اللہ عنہ ان کے گھر

روانہ ہوگئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ابان بن سعید کے ہمراہ حضور نبی کریم ﷺ کا پیغام ابوسفیان اور دیگر معززین مکہ کو پہنچایا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس پیغام کے جواب میں قریش نے کہا کہ ہم تمہیں بیت اللہ شریف کے طواف کی اجازت دیتے ہیں لیکن حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی اجازت نہیں دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بغیر طوافِ کعبہ ہرگز نہ کروں گا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس انکار کے بعد مشرکین نے انہیں اپنے پاس روک لیا اور یہ افواہ مشہور کر دی گئی کہ آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کو جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی کہ جب تک ہم عثمان (رضی اللہ عنہ) کی شہادت کا بدلہ نہیں لے لیتے ہم میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار نہ کریں گے خواہ ہماری گردنیں ہی کیوں نہ اڑا دی جائیں۔ اس بیعت میں جسے اللہ تعالیٰ نے بیعت رضوان کا نام دیا حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کے لئے پیش کیا۔

ایک روایت میں ہے حضور نبی کریم ﷺ خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے اور عمرہ کی ادائیگی کے غرض سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمراہ تھے۔ راستے میں ایک مقام حدیبیہ پر قیام فرمایا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا ابوسفیان اور دوسرے سردارانِ قریش کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمارا ارادہ کسی جنگ کا نہیں ہے ہم صرف خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں اور جو مسلمان مکہ مکرمہ میں ہیں ان سے کہنا کہ گھبراؤ مت عنقریب مکہ مکرمہ فتح ہو جائے گا چنانچہ

آپ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق روانہ ہوئے اور مقام یلدح میں مشرکین کے پاس پہنچ کر حضور نبی کریم ﷺ کا پیغام انہیں پہنچایا کہ حضور نبی کریم ﷺ تو خانہ کعبہ کی زیارت کی خواہش رکھتے ہیں جنگ کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ مشرکین نے جواب دیا کہ اس سال تو ہم محمد ﷺ کو مکہ مکرمہ میں نہیں آنے دیں گے۔

اس کے بعد ابان بن سعید، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو عزت واحترام کے ساتھ اپنے ساتھ سوار کر کے مکہ مکرمہ لے گیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے پیغام کو ابوسفیان اور دیگر اشراف کی ایک جماعت کو جو قوم کے ساتھ شہر سے باہر نہیں آئے تھے پہنچایا مگر ان کو بھی قوم کے ساتھ متفق پایا۔ قریش نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہیں تو شوق سے کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے بغیر بیت اللہ کا طواف کروں اور پھر وہاں سے اٹھ کر مکہ مکرمہ کے ضعیف مسلمانوں کے پاس پہنچے اور ان کو مکہ مکرمہ کی فتح کی بشارت سنائی۔ ادھر مقام حدیبیہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس پاک میں عرض کیا کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) بڑے خوش نصیب ہیں جو مکہ معظمہ پہنچ گئے اور بیت اللہ کے طواف سے مشرف ہوں گے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) میرے بغیر کبھی طواف نہیں کرے گا۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ کو واپس آنے میں دیر ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بات مشہور ہوگئی کہ قریش مکہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ میں شیطان نے یہ ندا دی کہ اہل مکہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا ہے۔ جب یہ خبر حدیبیہ میں موجود مسلمانوں میں پھیل گئی تو حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ نے ایک درخت کے ساتھ ٹیک

لگا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کافروں کے مقابلہ میں جہاد میں ثابت قدم رہنے کی بیعت لی۔ اس بیعت میں چونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان (رضی اللہ عنہ) غائب ہیں اور اللہ اور رسول کے کام گئے ہوئے ہیں میں نہیں چاہتا کہ وہ اس بیعت کی فضیلت سے محروم رہیں پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر فرمایا۔

''یہ ہاتھ عثمان (رضی اللہ عنہ) کا ہے اور میں عثمان (رضی اللہ عنہ) سے بھی بیعت لیتا ہوں۔''

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بزرگی و فضیلت کا کیا کہنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک ان کا دست مبارک ہے۔

مشرکین مکہ کو جب بیعت رضوان کی اطلاع ملی تو انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو رہا کر دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کے لئے ایک وفد بھیجا جس کی سربراہی سہیل بن عمرو کر رہا تھا۔ سہیل بن عمرو نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت شروع کی اور جب مذاکرات کامیاب ہو گئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اوس بن خولی انصاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ معاہدہ تحریر کریں۔ سہیل بن عمرو نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اس معاہدہ کو یا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تحریر فرمائیں گے یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ معاہدہ تحریر فرمائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے لکھا۔

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔''

سہیل بن عمرو نے اعتراض کیا کہ ہم رحمٰن کو نہیں جانتے اس لئے تم لکھو بسمک۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دیکھا تو آپ

ﷺ نے فرمایا تم باسمک اللھم لکھ لو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق لکھ دیا۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ ﷺ لکھو۔ سہیل بن عمرو نے اس پر بھی اعتراض کیا کہ ہم آپ ﷺ کو رسول نہیں مانتے اس لئے یہاں محمد بن عبداللہ (ﷺ) لکھا جائے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی جانب دیکھتے ہوئے عرض کیا میں یہ نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے آگے بڑھ کر خود رسول اللہ کے لفظ مٹا دیئے اور ان کی جگہ محمد بن عبداللہ (ﷺ) لکھ دیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں محمد رسول اللہ (ﷺ) ہوں اور محمد بن عبداللہ (ﷺ) بھی ہوں۔

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث ۱۳۰۶، البدایہ والنہایہ جلد چہارم صفحہ ۱۳۳ تا ۱۳۹، تاریخ طبری جلد دوم حصہ اوّل صفحہ ۲۴۶ تا ۲۵۶، مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۲۵۴ تا ۲۶۶)

واقعہ نمبر ۱۵

بے مثال سخاوت

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جیش عسرہ کے موقع پر میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ ﷺ لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں سو اونٹ مع پالان اور سامان کے پیش کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو پھر ترغیب دی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں دو سو اونٹ مع پالان اور سامان کے پیش کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو پھر ترغیب دی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں تین سو اونٹ مع پالان اور سامان کے پیش کرتا ہوں۔ آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا اس کے بعد عثمان (رضی اللہ عنہ) اگر کوئی نفلی عبادت نہ بھی کرے تو اسے یہ کافی ہے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جیش عسرہ کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک ہزار دینار پیش کئے۔ آپ ﷺ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور فرمایا اے اللہ! آج کے بعد عثمان (رضی اللہ عنہ) کے اگلے پچھلے اور اعلانیہ وغیر اعلانیہ تمام گناہ بخش دے۔

(کنز العمال حدیث ۳۲۸۴۵)

جیش عسرہ کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ نے اعلان کیا کون ہے جو مجاہدین کے لئے سامان مہیا کرے گا اس موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنا کل سامان

مہیا کیا اور پھر حضور نبی کریم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تو آپ ﷺ فرما رہے تھے عثمان (رضی اللہ عنہ) آج کے بعد جو بھی کرے گا اس کا اس پر مواخذہ نہ ہوگا۔

(تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۶۸)

ایک روایت کے مطابق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جیش عسرہ کے موقع پر لشکر اسلام کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک تہائی لشکر کے تمام اخراجات اپنے ذمہ لے لیا اور اس کے علاوہ ایک ہزار اونٹ، سات سو گھوڑے اور دیگر سامانِ حرب کے علاوہ ایک ہزار دینار بھی حضور نبی کریم ﷺ کو دیئے۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۰۸)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دس ہزار دینار غزوۂ تبوک کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ ﷺ ان دیناروں کو دیکھتے تھے اور دعا فرماتے تھے اے اللہ! میں عثمان (رضی اللہ عنہ) سے راضی ہو گیا تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۰۸)

ایک روایت کے مطابق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ تبوک سے قبل اپنا ایک قافلہ تجارت کی غرض سے شام بھیج رہے تھے جس میں دو سو اونٹ تھے آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دو سو اونٹ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۰۷)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جیش عسرہ کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چالیس ہزار درہم پیش کئے اور عرض کیا کہ میرے پاس اس وقت اسی ہزار درہم تھے اور چالیس ہزار درہم میں نے گھر والوں کے لئے چھوڑ دیئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا عثمان (رضی اللہ عنہ)! تم جو لائے اور جو گھر والوں کے لئے چھوڑ آئے اللہ عزوجل ان سب میں برکت عطا فرمائے۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۰۸)

واقعہ نمبر ۱۶

جنت کی بشارت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا شمار عشرہ مبشرہ میں شامل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ ان خوش قسمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں کہ جن کے متعلق حضور سرور کائنات ﷺ نے جنتی ہونے کی بشارت دی تھی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی قبیلہ کے باغ میں تھا دروازہ بند تھا کہ اچانک دروازہ پر دستک ہوئی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''عبداللہ بن قیس (رضی اللہ عنہ)! اٹھو اور جو آیا ہے اسے جنت میں داخلے کی خوشخبری سنادو۔''

میں نے دوازہ کھولا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے میں نے ان کو حضور نبی کریم ﷺ کے ارشاد سے آگاہ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا اور اندر داخل ہو کر تشریف فرما ہوگئے۔ میں نے اسی طرح دروازہ بند کردیا جیسے وہ پہلے بند تھا۔ اس وقت حضور نبی کریم ﷺ ایک لکڑی سے زمین کو کرید رہے تھے کہ اچانک پھر دروازہ پر دستک ہوئی حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''عبداللہ بن قیس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری سناؤ۔''

میں نے حکم کے مطابق دروازہ کھولا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے میں

نے ان کو حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان سے آگاہ کیا اس پر انہوں نے پروردگارِ عالم کا شکریہ ادا کیا اور اندر داخل ہونے کے بعد سلام کیا پھر تشریف فرما ہو گئے۔ میں نے پھر دروازہ بند کر دیا اسی اثناء میں حضور سرکارِ دو عالم ﷺ ایک لکڑی سے زمین کریدتے رہے کہ دروازے پر پھر دستک ہوئی۔ اس مرتبہ بھی حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''عبداللہ بن قیس (رضی اللہ عنہ)! اٹھو دروازہ کھولو اور اندر داخل ہونے والے کو ایک عام تنگی اور آزمائش سے دوچار ہونے پر جنت کی خوشخبری سنا دو۔''

میں نے حکم کے مطابق دروازہ کھولا دیکھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں میں نے ان کو حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک سنایا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا۔

اَللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ

اس کے بعد اندر داخل ہو کر سلام عرض کیا اور تشریف فرما ہو گئے۔

(صحیح بخاری جلد دوم باب المناقب حدیث ۷۰۸، صحیح مسلم جلد ششم کتاب فضائل صفحہ ۹۵)

واقعہ نمبر ۱۷

باکمال شرم وحیاء

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اس دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی اور خود اسی طرح لیٹے رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دیر بات چیت کی اور واپس چلے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت دے دی اور اسی طرح لیٹے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی بات چیت کرنے کے بعد واپس چلے گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جانے کے کچھ دیر بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے اور مجھ سے کہا کہ اپنی چادر سنبھالو۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کچھ دیر تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کرنے کے بعد واپس چلے گئے۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے آنے پر لیٹے رہے اور جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور میری چادر بھی مجھے واپس لوٹا دی۔ حضور نبی

کریم ﷺ نے فرمایا۔

''عثمان (رضی اللہ عنہ) شرم و حیاء والے ہیں اور مجھ ڈر تھا کہ اگر میں اسی حالت میں رہا تو وہ اپنی بات مجھ سے بیان نہ کر سکیں گے اور میں ایسے شخص سے شرم کیوں نہ کروں جس سے ملائکہ بھی شرم کرتے ہیں۔''

(صحیح مسلم جلد ششم کتاب فضائل صفحہ ۹۳)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شرم و حیاء کا یہ عالم تھا کہ خود حضور سرور کائنات ﷺ بھی آپ رضی اللہ عنہ کی حیاء کا پاس رکھتے تھے۔ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے حجرہ مبارک میں تشریف فرما تھے اور لیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ کی پنڈلی مبارک یا ران مبارک سے ذرا سا کپڑا ہٹا ہوا تھا۔ اسی اثناء میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حاضر خدمت ہونے کی اجازت طلب کی۔حضور نبی کریم ﷺ نے اجازت مرحمت فرما دی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لے گئے حضور نبی کریم ﷺ بدستور اسی حالت میں لیٹے رہے اور پنڈلی مبارک یا ران مبارک سے کپڑے کو ٹھیک نہ فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حاضر خدمت ہونے کی اجازت طلب کی۔حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو بھی اجازت مرحمت فرما دی چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف فرما ہو گئے۔حضور نبی کریم ﷺ اسی حالت میں لیٹے رہے اور کپڑا مبارک کو ٹھیک نہ فرمایا ابھی گفتگو جاری تھی کہ اچانک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حاضر خدمت ہونے کی اجازت طلب کی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر حضور نبی کریم ﷺ فوری طور پر اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنا کپڑا مبارک

درست فرماتے ہوئے پنڈلی مبارک یا ران مبارک کو ڈھانپ لیا اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ تینوں حضرات تشریف لے گئے تو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس بات میں کیا حکمت ہے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں لیٹے رہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح لیٹے رہے لیکن جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوری طور پر اٹھ کر اپنا کپڑا مبارک برابر فرمایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میں کیوں نہ اس شخص سے حیاء کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔''

(مشکوۃ شریف)

واقعہ نمبر ۱۸

کاتب اسرار

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے دائیں جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بائیں جانب اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے تشریف فرما ہوتے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے کاتب اسرار تھے۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۳۳۷)

واقعہ نمبر ۱۹

حضور نبی کریم ﷺ کا ظاہری وصال

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کا جس مرض میں وصال ہوا ان دنوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں امامت فرماتے تھے حتیٰ کہ پیر کے روز جب تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کے لئے بیٹھے ہوئے تھے حضور نبی کریم ﷺ نے اچانک اپنے حجرۂ اقدس کا پردہ ہٹا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب دیکھا۔ اس وقت آپ ﷺ کا چہرۂ اقدس قرآن مجید کے اوراق کی مانند دکھائی دیتا تھا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا اور پھر ہنس پڑے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ہماری جانب دیکھنا ہمارے لئے بڑی خوشی ومسرت کا باعث تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قلب میں خیال وارد ہوا کہ آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لا رہے ہیں اور وہ (امامت سے) پیچھے ہٹنے لگے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی نماز پوری کرنے کا حکم دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ اپنے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور حجرہ مبارک کا پردہ نیچے گرا دیا گیا پھر اسی دن آپ ﷺ کا وصال ہوا۔

(صحیح بخاری جلد دوم باب مرض النبی ﷺ حدیث ۱۵۶۴، مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۹۷)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں مجھ پر اللہ عزوجل کے بے شمار احسانات ہیں۔ ان میں بڑا احسان یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ

نے میرے حجرے میں اور میری باری کے دن میرے سینے اور گردن کے درمیان وصال فرمایا۔ اللہ عزوجل نے میرے لعابِ دہن اور حضور کے لعابِ دہن کو آپس میں ملا دیا۔ وہ اس طرح کہ اس دن میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ میرے گھر آئے، ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ میں نے دیکھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی طرف غور سے دیکھ رہے ہیں۔ میں سمجھ گئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنا چاہتے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اگر حکم ہو تو میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) سے مسواک لے لوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک سے اشارہ فرمایا چنانچہ میں نے اپنے بھائی سے مسواک لی۔ میں نے دیکھا وہ سخت تھی۔ میں نے عرض کیا ارشاد ہو تو میں اس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نرم کر دوں؟ چنانچہ میں نے اس کو اپنے دانتوں میں چبا کر نرم کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مسواک لے لی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا برتن پڑا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی میں ہاتھ مبارک ڈالتے تھے اور اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے اور فرماتے۔

لا الہ الا اللہ

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک کھڑا کیا اور یہ فرمانے لگے۔

فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی

یہاں تک کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک جسم سے باہر نکل گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ گر گیا۔ (صحیح بخاری جلد دوم باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۱۵۶۵)

واقدی کا قول ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۲ ربیع الاوّل دوشنبہ کے دن وصال فرمایا اور دوسرے دن یعنی سہ شنبہ کے دن دوپہر کے وقت زوال کے بعد آپ

ﷺ کی تدفین عمل میں آئی۔ (تاریخ طبری جلد دوم حصہ اوّل صفحہ ۴۰۴)

جس وقت حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے گھر سخ بنی خارث بن خزرج میں موجود تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو لوگ اکٹھے ہو گئے اور رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ فرشتوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو کپڑوں میں لپیٹ دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہوگیا۔ بعض نے آپ ﷺ کی موت کو جھٹلا دیا، بعض گونگے ہو گئے اور طویل مدت کے بعد بولنا شروع کیا۔ بعض لوگوں کی حالت خلط ملط ہوگئی اور بے معنی باتیں کرنے لگے' بعض حواس باختہ ہو گئے اور بعض غم سے نڈھال ہو گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے آپ ﷺ کی موت کا انکار کر دیا تھا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غم سے نڈھال ہو کر بیٹھنے والوں میں تھے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو گونگے ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار میان سے نکال لی اور اعلان کر دیا کہ اگر کسی نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوگیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضور نبی کریم ﷺ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح چالیس دن کے لئے اپنی قوم سے پوشیدہ ہو گئے ہیں اور چالیس دن بعد آپ ﷺ واپس آ جائیں گے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی اطلاع ملی تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہ بنی حارث بن خزرج کے ہاں تھے فوراً آئے اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ کی طرف دیکھا، پھر جھک کر بوسہ دیا اور فرمایا۔

"یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں

اللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔
اللہ کی قسم! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے۔"
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا۔

"اے لوگو! جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو یاد رکھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے ہیں اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو یاد رکھے کہ وہ زندہ اور کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝

"اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ وصال فرما جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو شخص الٹا پھر جائے گا تو اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور اللہ جلد ہی اجر دے گا شکرگزاروں کو۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔
"جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی تو معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں سے کوئی پہلے اس آیت کو جانتا نہ تھا۔"
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''میں نے جب یہ آیت مبارکہ سنی تو مجھے یقین ہو گیا حضور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔''

(صحیح بخاری جلد دوم باب وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۱۵۶۸، تاریخ طبری جلد دوم حصہ اوّل صفحہ ۴۰۴ تا ۴۰۵، البدایہ والنہایہ جلد پنجم صفحہ ۳۳۱ تا ۳۳۲، مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۵۰۲ تا ۵۰۳، سیرت ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۴۳۰ تا ۴۳۱)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کا معاملہ پیش آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس شش و پنج میں مبتلا ہوئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کہاں کی جائے؟ اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے نبی جس جگہ وصال
فرماتا ہے اسی جگہ اس کی تدفین عمل میں آتی ہے۔''

چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں مدفون کیا گیا۔

(سیرت ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۴۳۹)

واقعہ نمبر ۲۰

امت کی نجات کا ذریعہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ کو اس پر تعجب نہیں کہ میرا گزر عثمان (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے ہوا اور میں نے انہیں سلام کیا مگر انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس تمہارے بھائی عمر (رضی اللہ عنہ) آئے اور تم نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم! تم نے ایسا ہی کیا ہے اور تم نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر کہا مجھے آپ رضی اللہ عنہ کے گزرنے کی خبر نہ ہوئی اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سلام کیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو واللہ! تمہارے متعلق میرا یہ خیال تھا کہ تم کسی سوچ میں گم تھے جس کی وجہ سے تم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر کہا آپ رضی اللہ عنہ درست کہتے ہیں میں حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی وجہ سے

پریشان ہوں اور اس خیال میں گم تھا کہ اس امت کی نجات کے بارے میں میں حضور نبی کریم ﷺ سے کچھ نہ پوچھ سکا؟ اور یہی بات میں سوچ رہا تھا جس کی وجہ سے مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے گزرنے اور ان کے سلام کرنے کے متعلق کچھ خبر نہ ہوئی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کر چکا ہوں کہ ان کی امت کی نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا جس نے میری دعوت کو قبول کر لیا اور جو کلمہ میں نے اپنے چچا کو پیش کیا تو اور انہوں نے اس کا رد کر دیا پس وہی کلمہ میری امت کی نجات کا ذریعہ ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ وہ کلمہ کون سا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کلمہ یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ ماسوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں۔ (طبقات ابن سعد جلد دوم صفحہ ۲۵۰)

واقعہ نمبر ۲۱

دورِ صدیقی رضی اللہ عنہ میں مجلس مشاورت کا حصہ

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو متفقہ طور پر خلیفہ مقرر کیا گیا اور جہاں دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں پیش پیش رہے وہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت میں جلدی کی اور آپ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم کیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے درمیان دوستی کا ایک لازوال رشتہ تھا جو زمانہ جاہلیت سے قائم تھا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحریک پر ہی اسلام لائے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کئی مواقع پر آپ رضی اللہ عنہ کی سخاوت کی تعریف فرماتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کی فہم وفراست کی وجہ سے ہر معاملہ میں آپ رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجلس شوریٰ کے اہم رکن کی حیثیت حاصل تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دین اسلام میں جمہوری حکومت کی بنیاد رکھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے تمام مشوروں میں اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شامل کرتے اور ان کے مشوروں کو بھی فوقیت دیتے تھے۔ حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت کا حصہ تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اگرچہ باقاعدہ مجلس شوریٰ نہیں قائم کی گئی مگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن میں حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جن سے آپ رضی اللہ عنہ اکثر و بیشتر معاملات اور امورِ خلافت کے متعلق مشورہ کیا کرتے تھے اور ان حضرات کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشوروں کو بھی غور سے سنتے اور ان مشوروں پر بھی عمل پیرا ہوتے تھے۔ (طبقات ابن سعد جلد دوم صفحہ ۳۵۰)

واقعہ نمبر ۲۲

دورِ صدیقی رضی اللہ عنہ میں خبریں لکھا کرتے تھے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں ایک محکمہ قائم کیا جو لوگوں کی دینی وفقہی مسائل کی جانب رہنمائی کرتا تھا۔ حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضٰی، حضرت معاذ بن جبل، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابن ابی کعب اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ کرام اس محکمہ میں لوگوں کی خدمت کے لئے موجود تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب منصب خلافت پر فائز ہوئے تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی جانب سے محکمہ مال کی خدمات انجام دوں گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منصب قضا پر فائز کر دیا گیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قاضی القضاء تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کے پاس کوئی مقدمہ نہ آیا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ نے کاتب کا منصب عطا کیا جبکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا کام تھا کہ وہ خبریں لکھتے تھے اور اگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ موجود نہ ہوتے تو جو بھی موجود ہوتا وہ خبریں لکھا کرتا۔

(تاریخ طبری، جلد دوم حصہ دوم صفحہ ۲۰۳)

واقعہ نمبر ۲۳

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تیمارداری کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب یہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمہ وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں گریہ کرتے رہتے تھے جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی صحت دن بدن خراب ہوتی چلی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب سے زیادہ تیمارداری کی اور باقی تمام لوگوں سے زیادہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہے۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کا قیام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے والے مکان میں تھا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے وقف فرمایا تھا۔

(اسد الغابہ جلد پنجم صفحہ ۳۲۰)

واقعہ نمبر ۲٤

عمر (رضی اللہ عنہ) کا باطن اس کے ظاہر سے بہتر ہے

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

''میں اختیار دیتا ہوں کہ تم اپنے لئے خلیفہ چن لو۔''

لوگوں نے کہا ہمیں اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کی رائے پر اعتراض نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قدرے خاموش رہنے کے بعد لوگوں سے فرمایا۔

''میرے نزدیک عمر (رضی اللہ عنہ) بن خطاب سے بہتر کوئی نہیں۔''

پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

''آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر عمر (رضی اللہ عنہ) کو جانتے ہیں۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

''جتنی میری معلومات ہیں عمر (رضی اللہ عنہ) کا باطن اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے اور ہم میں اس وقت ان جیسا کوئی نہیں۔''

اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انصار و مہاجرین سے مشورہ کی

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے نامزد کر دیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔

''تم تحریر کرو کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے عمر ابن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا۔''

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۳۶، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۰)

واقعہ نمبر ۲۵

خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر لکھی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نامزدگی کے لئے تحریر کا حکم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور یہ وہ عہد ہے جو ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما نے دنیا دے دارِ آخرت کی جانب رخصت ہوتے وقت تحریر کروایا کہ بلاشبہ عمر (رضی اللہ عنہ) تم لوگوں پر خلیفہ بنایا جاتا ہے اور تم اس کا حکم بجالاؤ اور اس کی اطاعت کرو اور اگر وہ عدل کریں اور میرا ان کے بارے میں یہی گمان ہے اور اگر وہ تبدیل ہوں تو پھر وہی کرو جو تمہارا گمان ہو اور میں نے بھلائی کا ارادہ کیا اور مجھے غیب کی خبر نہیں اور تم لوگوں کو میرا سلام ہو اور اللہ عزوجل کی رحمت تم پر نازل ہو۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تحریر لکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہو گئی۔

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۳۶ تا ۳۷)

واقعہ نمبر ۲۶

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مدینہ نہ چھوڑنے کا مشورہ دینا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں جب ایران کے کچھ علاقوں میں بغاوت کی خبر ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حالات کا ازسرنو جائزہ کیا اور جہاد کی تیاریاں شروع کرنے کا حکم دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لشکر کی تیاری کے بعد خود سپہ سالار کی حیثیت سے جانے کا فیصلہ کیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کو منع کیا کہ اس طرح آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کو چھوڑ کر نہ جائیں بلکہ کسی قابل شخص کو فوج کا سپہ سالار مقرر کریں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی تجویز پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو لشکر اسلام کا سپہ سالار مقرر کیا۔

(تاریخ طبری جلد دوم حصہ دوم صفحہ ۲۱۴ تا ۳۳۲، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۴۴ تا ۴۷)

واقعہ نمبر ۲۷

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قائم مقام

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بیت المقدس کی مہم پر بھیجے گئے تھے انہوں نے فلسطین کے کچھ شہر جن میں لد، عمواس، بیت جبرین اور نابلوس شامل تھے انہیں فتح کر لیا تھا اور بیت المقدس کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جنگ یرموک میں رومیوں کو عبرت ناک شکست سے دوچار کرنے کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بیت المقدس پہنچنے کا حکم دیا کہ وہ وہاں پہنچ کر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی مدد کریں۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ جب لشکر اسلام کو لے کر بیت المقدس پہنچے تو عیسائیوں نے اتنی بڑی تعداد میں لشکر اسلامی دیکھ کر ہتھیار ڈال دیئے اور صلح کی درخواست کی اور اس خواہش کا اظہار کیا معاہدہ امن امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہاں آ کر خود تحریر فرمائیں۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساری صورتحال سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا جس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں حاکم مقرر کر کے خود بیت المقدس روانہ ہوئے۔

(تاریخ طبری جلد دوم حصہ دوم صفحہ ۳۶۹ تا ۳۷۲، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۸۱ تا ۸۴)

واقعہ نمبر ۲۸

بیت المال کے قیام کا مشورہ

بیت المال کا قیام ۱۵ھ میں ہوا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ملک شام کی طرح بیت المال کے قیام کا مشورہ دیا چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المال کے قیام کے بعد حضرت عبداللہ ابن ارقم رضی اللہ عنہ کو اس کا انچارج مقرر فرمایا کیونکہ وہ حساب کتاب کے ماہر تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المال کے قیام کے بعد تمام صوبوں کے گورنروں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے مصارف کے لئے رقم نکال کر بقایا رقم اور مال مرکزی بیت المال کو روانہ کر دیا کریں چنانچہ مختلف ذرائع سے جو رقوم اور مال و اسباب بیت المال میں جمع ہوتا اس کا حساب کتاب رکھا جاتا۔ ایک مرتبہ صدقہ کے کچھ اونٹ بیت المال میں آئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کو بلا بھیجا تاکہ ان کے کوائف تیار کئے جائیں۔ اس دوران حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خود دھوپ میں کھڑے ہو کر ان اونٹوں کے رنگ، عمر اور حلیہ لکھواتے رہے۔

(اسد الغابہ جلد ہفتم صفحہ ۲۶۰)

واقعہ نمبر ۲۹

خلافت فاروقی رضی اللہ عنہ میں مجلس شوریٰ کے رکن

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مجلس شوریٰ قائم کی گئی جس میں جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شامل کیا گیا۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ مجلس شوریٰ کا کام تھا وہ روزمرہ کے معمولی اور اہم نوعیت کے تمام معاملات کو نبٹائے۔ جب کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا تو مجلس شوریٰ کے ارکان اکابر مہاجر و انصار کا اجلاس طلب کرتے جس میں سب کی رائے معلوم کرنے کے بعد فیصلہ کیا جاتا تھا۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اول صفحہ ۲۵۴)

واقعہ نمبر ۳۰

خلافت کے لئے چھ نامزدگیاں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب فیروز ابولولو نے والد بزرگوار پر خنجر سے وار کیے اور آپ رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو گمان گزرا کہ شاید میرا قتل کسی مسلمان نے کیا ہے جسے وہ نہیں جانتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان کو اپنے قریب بٹھانے کے بعد ان سے پوچھا کہ میری خواہش ہے کہ میں جان لوں کہ کیا مجھے قتل کرنے والا کیا مسلمان ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو باہر نکلے تاکہ جان سکیں کہ کیا اس قاتل کا تعلق مسلمانوں کی جماعت سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر دیکھا تو سب رو رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے واپس آ کر بتایا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والا مسلمان نہیں بلکہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام فیروز ابولولو ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بات سنی تو اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا کہ ان کو قتل کرنے والا مسلمان نہیں ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے لوگوں سے فرمایا تھا کہ تم اپنے پاس عجمی کافر غلاموں کو نہ لاؤ لیکن تم لوگوں نے میرا کہا نہیں مانا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم جاؤ اور میرے بھائیوں کو بلا لاؤ۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کون سے بھائی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ عنہم کو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان حضرات کو بلانے چلے گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر والد بزرگوار میری گود میں سر رکھ کر لیٹ گئے۔ جب تمام حضرات اکٹھے ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ چھ حضرات کو لوگوں کا سردار اور ان کی قیادت کرنے والا پاتا ہوں اور یہ خلافت تم حضرات میں چھوڑتا ہوں اور جب تک تم میں استقامت رہے گی لوگوں کو بھی خلافت پر استقامت حاصل رہے گی اور جب تم میں اختلاف ہوگا تو پھر لوگوں میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم تین دن تک لوگوں سے مشورہ کرنا اور خود میں سے ایک شخص کو خلیفہ چن لینا۔ اس دوران حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ پھر طبیب کو بلایا گیا جس نے آپ رضی اللہ عنہ کو دودھ پینے کے لئے دیا جو آپ رضی اللہ عنہ کے زخموں سے باہر نکل آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اس وقت میرے لئے ساری دنیا ہوتی تو آئندہ آنے والی وحشتوں سے بچنے کے لئے میں اسے صدقہ کر دیتا مگر ایسا کہاں؟ اللہ کا شکر ہے میں نے سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو فرمایا کہ اللہ عزوجل آپ رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر دے حضور نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی تھی کہ اللہ عزوجل دین اسلام کو آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے مضبوط فرمائے اور جب مسلمان مکہ مکرمہ میں خوف میں مبتلا تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور دین اسلام کو تقویت بخشی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی اور آپ رضی اللہ عنہ کی ہجرت ہم مسلمانوں کے لئے فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے شانہ بشانہ آپ رضی اللہ عنہ ہر غزوہ میں شامل رہے اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا وزیر مقرر کیا اور

ان کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ خلافت کے سب سے زیادہ اہل تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کے دین کا پرچم عرب سے نکال کر عجم میں بھی بلند کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے اپنے دین کو وسعت عطا فرمائی یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کو مرتبہ شہادت پر فائز کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا کلام سنا تو فرمایا اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ)! کیا تم محشر میرے لئے گواہی دو گے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہی ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا میرا رخسار زمین سے ملا دو اور پھر انہوں نے اپنا رخسار اور داڑھی زمین پر ٹیک دی اور اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۲۱۴ تا ۲۱۷، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۱۸۵ تا ۱۸۶، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۴ تا ۱۹۶، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۲، اسد الغابہ جلد ہفتم ۶۶۳ تا ۶۶۷، صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الجنائز باب ما جاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما حدیث ۱۳۱۰)

واقعہ نمبر ۳۱

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نصیحت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بوقت وصال حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! لوگ تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد کی حیثیت سے خوب پہچانتے ہیں اور تمہاری شرافت اور سخاوت کی گواہی دیتے ہیں، اگر تم اس امر کے والی ہو تو تم اللہ سے ڈرنا اور انصاف سے کام لینا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! لوگ تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار کی حیثیت سے جانتا ہیں اور تمہاری شجاعت سے بھی واقف ہیں اور اس چیز سے بھی خوب واقف ہیں کہ اللہ عزوجل نے تمہیں علم اور فقہ عطا کی ہے، اگر تم اس امر کے والی ہو جاؤ تو تم اللہ سے ڈرنا اور انصاف سے کام لینا۔ الغرض آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد منتخب ہونے والے خلیفہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اس آدمی کو جو اس خلافت کا والی ہوگا اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اس سے خلافت کو قریب اور بعید سب واپس لینے کا ارادہ کریں گے، میں لوگوں سے اپنے لئے خلافت باقی رکھنے میں لڑتا رہوں گا اور اگر میں جان لیتا کہ لوگوں میں سے کوئی اس کام کے لئے زیادہ قوی ہے تو میں اس کو آگے بڑھاتا تاکہ وہ میری گردن مار دیتا، یہ بات مجھے زیادہ پسند بہ نسبت اس کے کہ میں اس کا والی ہوتا۔ (طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۰۵)

واقعہ نمبر ۳۲

تم اصحابِ شوریٰ کے ہمراہ رہنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا جس وقت آپ رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم انصار کے پچاس افراد کو لے کر ان اصحابِ شوریٰ کے ہمراہ رہنا اور مجھے قوی امید ہے یہ عنقریب کسی گھر پر جمع ہوں گے اور تم اس گھر کے دروازے پر رکے رہنا یہاں تک کہ تین دن گزر جائیں اور یہ کسی نتیجے پر پہنچ جائیں اور اس دوران کسی کو گھر کے اندر داخل نہ ہونے دینا۔

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۳۶، تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۲۴)

اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تدفین کے بعد سے اصحابِ شوریٰ کے ہمراہ رہے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دست اقدس پر بیعت کر لی۔ (طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۳۶)

واقعہ نمبر ۳۳

مجلس شوریٰ کا فیصلہ

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم ایک جگہ جمع ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے اس کام کو تین کے حوالے کر دو چنانچہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر دی اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر دی جبکہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو فرمایا میں خود کو اس امر سے دستبردار کرتا ہوں۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں ایک طرف لے گئے اور کہا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا جائے تو کیا آپ رضی اللہ عنہ انصاف سے کام لیں گے اور اگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا جائے تو کیا ان کی اطاعت کریں گے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور ان کو ایک طرف لے گئے اور کہا اگر آپ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا جائے تو کیا انصاف سے کام لیں گے اور اگر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا جائے تو کیا ان کی اطاعت کریں گے؟ حضرت عثمان غنی

رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کر لی جس کے بعد حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگوں نے بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کر لی اور یوں آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۲۵۸ تا ۲۶۳، کنز العمال حدیث ۳۶۰۳۵، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۸، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۷)

واقعہ نمبر ۳۴

میں اس پر راضی ہوں

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیعت کیوں کی؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا میں آپ رضی اللہ عنہ کے دست حق پر کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم پر بیعت کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا جہاں تک میری استطاعت ہوئی۔ پھر میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بات کہی تو انہوں نے فرمایا میں اس پر راضی ہوں۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۲۴ تا ۲۲۵)

واقعہ نمبر ۳۵

عمر (رضی اللہ عنہ) کے بعد وہ خلیفہ ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور میں اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اس دوران کوئی آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

''اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ خلافت اس کے لئے ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے۔ میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ خلیفہ ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

''اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے بعد خلافت اس کے لئے ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد

دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کے بعد وہ خلیفہ ہیں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ۲۴۴)

واقعہ نمبر ۳۶

بخشش وعطا کا معاملہ

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو کھجوروں کے لدے ہوئے چند اونٹ دیئے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کے بعد ایسی بخشش وعطا کا معاملہ کون کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ اس شخص نے اس کا ذکر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم یہ پوچھو کہ ان کے بعد بخشش وعطا کا معاملہ کون کرے گا؟ اس شخص نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ اس نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بتایا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا تم پوچھو کہ ان کے بعد بخشش وعطا کا معاملہ کس کے سپرد ہوگا؟ اس شخص نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سپرد۔ اس شخص نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم ﷺ کا جواب بتایا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ۲۴۳)

واقعہ نمبر ۳۷

ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ ہوں گے

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ غزوۂ حنین کے موقع پر جب حق و باطل میں گھمسان کی لڑائی جاری تھی اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتایئے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسے خلیفہ منتخب کریں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے قائم مقام ہوں گے ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے اور ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ ہوں گے اور پھر علی رضی اللہ عنہ ہوں گے اور علی رضی اللہ عنہ حشر میں میرے مصاحب ہوں گے۔

(شواہد النبوۃ صفحہ ۲۲۵)

واقعہ نمبر ۳۸

وہ نیک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہی ہیں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"گذشتہ رات خواب میں ایک نیک آدمی دکھایا گیا جو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو مجھ سے منسلک کر رہا تھا اور پھر عمر (رضی اللہ عنہ) کو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے منسلک کر رہا تھا اور عثمان (رضی اللہ عنہ) کو عمر (رضی اللہ عنہ) سے منسلک کر رہا تھا۔"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو ہم آپس میں کہنے لگے کہ وہ نیک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی ہیں اور بعض کا بعض کے ساتھ منسلک ہونا درحقیقت اس ذمہ داری کو سنبھالنا ہے جس کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد چہارم باب فی الخلفاء حدیث ۴۶۳۶)

واقعہ نمبر ۳۹

خلافت عثمانی رضی اللہ عنہ کا پہلا مقدمہ

ہرمزان ایرانی لشکر کا سپہ سالار تھا اس نے مدینہ منورہ پہنچ کر اسلام قبول کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کا وظیفہ مقرر کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے ابولولو کو ہرمزان کے پاس دیکھا گیا تھا اور جس خنجر سے اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا وہ خنجر ہرمزان کے پاس موجود تھا۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے اس خنجر کو پہچان لیا۔ حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تدفین کے بعد ہرمزان کو قتل کر دیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور دیگر نے انہیں پکڑ لیا اور حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا جو اس وقت عارضی خلیفہ تھے اور انہوں نے نئے خلیفہ کے انتخاب تک اس معاملہ کو چھوڑ دیا۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر فائز ہوئے تو حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے سامنے پیش کیا گیا اور انہوں نے ہرمزان کے قتل کا اعتراف کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو مجلس شوریٰ کے ممبر تھے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو قصاص کے بدلہ میں قتل کر دیا جائے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض کیا کہ کل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور آج ان کے بیٹے کو قتل کر دیا جائے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور اپنے مال سے ہرمزان کی دیت کی رقم ادا کی اور دیت کی رقم باقاعدہ بیت المال میں جمع کروا دی۔

(تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۲۱)

واقعہ نمبر ۴۰

منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین درجے

فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین درجے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اوپر والے درجہ پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور وہ دوسرے درجہ پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور وہ تیسرے درجہ پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور وہ پھر سے منبر کے پہلے درجہ پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمانے لگے۔ لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دوسرے درجہ پر اس لئے نہیں بیٹھا کہ لوگ کہیں یہ خیال نہ کریں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر ہوں اور تیسرے درجہ پر اس لئے نہیں بیٹھا کہ لوگ مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملائیں اور میں پہلے درجہ پر اس لئے بیٹھا کہ جہاں ایسا کچھ گمان کیا ہی نہیں جا سکتا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم صفحہ ۳۴۳)

واقعہ نمبر ٤١

اشاعت قرآن

روایات کے مطابق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قرآن مجید کی قرأت میں اختلاف پیدا ہو گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس اختلاف کو ختم کرنے کے لئے قرآن مجید کے مستند نسخے مملکت اسلامیہ کے تمام گورنروں کو ارسال کئے تا کہ قرآن مجید اپنی اصلی حالت میں رائج ہو سکے۔

قرآن مجید کی صورتوں اور قرأتوں میں اختلاف حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جو حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراز اور مزاج شناس تھے اور انہیں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے معتمد خاص ہونے کا بھی شرف حاصل تھا انہوں نے آذربائیجان، آرمینیہ، عراق اور شام کے معرکوں میں نومسلموں کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے دیکھا تو انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی توجہ اس جانب مبذول کروائی کہ اگر اس کا سدباب نہ کیا گیا تو قرآن مجید اپنی اصلی شناخت اور پیغام سے ہٹ جائے گا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے قرآن مجید کا وہ نسخہ منگوایا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جمع کیا گیا تھا اور اس کی مختلف نقول کروا کر انہیں مملکت اسلامیہ کے تمام گورنروں کو ارسال کیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں ایک کمیشن قائم کیا جس نے قرآن مجید کی ہر آیت کو دو گواہوں کی شہادت کے ساتھ قلمبند کیا۔ جب قرآن مجید مکمل ہو گیا تو ایک مرتبہ پھر اس کی تصدیق کی گئی پھر اس

کمیٹی نے اس کی مستند نقول تیار کیں پھر اس کے بعد ان نسخہ جات سے پہلے کے موجود تمام نسخوں کو ختم کر دیا گیا اور ان نقلوں کو عرب کے تمام علاقوں، ملک شام، ملک عراق، ایران، یمن، بحرین، شمالی افریقہ، ترکستان اور دیگر علاقوں میں بھجوا دیا گیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن مجید جس رسم الخط میں تحریر کیا گیا وہ رسم الخط عثمانی کے نام سے مشہور ہوا اور قرآن مجید کی تحریر عرصہ دراز تک اسی رسم الخط میں ہوتی رہی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اشاعت قرآن و تحفظ قرآن کی یہ تحریک ۲۵ ھ کے اوائل میں مکمل ہوئی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی ذاتی نگرانی میں قرآن کی اشاعت کا یہ کام مکمل کروایا اور قرآن مجید کے ان تمام نسخوں کی جو اس وقت تحریر کئے گئے ان کی تصدیق کی۔ آپ رضی اللہ عنہ لغت قریش و عرب کے ماہر تھے اس لئے قرآن مجید کو قریشی لغت کے مطابق ترتیب دیا گیا۔

(البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۸۵ تا ۲۸۶، تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۸، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۷۲ تا ۳۷۳)

واقعہ نمبر ۴۲

مسجد الحرام کی توسیع

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت دین اسلام کی ترقی و ترویج کا دور ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دور میں بے شمار غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے چنانچہ اس وجہ سے یہ ضرورت محسوس کی جانے لگی کہ مسجد الحرام میں توسیع کی جائے۔ اس سے قبل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسجد الحرام میں توسیع کر چکے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد الحرام سے ملحقہ دیگر مکان خریدے اور مسجد الحرام کے صحن میں توسیع کرتے ہوئے ایک دلان تعمیر کروایا اور باقاعدہ چار دیواری بھی تعمیر کروائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مصر سے آنے والے بیش قیمت قباطی کپڑے سے غلافِ کعبہ تیار کروایا۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۲۸۴)

واقعہ نمبر ۴۳

مسجد نبوی ﷺ کی توسیع

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مسجد الحرام کی توسیع کے بعد مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کی جانب بھی خصوصی توجہ دی اور ۲۹ھ میں مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کا کام شروع ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی ﷺ کی کچی دیواروں کی جگہ منقش پتھروں کی دیواریں تعمیر کروائیں جبکہ مسجد نبوی ﷺ کی چھت ساکھ کے تختوں سے تعمیر کروائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد پہلے روز سے ہی اس بات کی کوشش شروع کر دی کہ مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کا کام شروع کیا جا سکے لیکن وہ لوگ جو مسجد نبوی ﷺ کے نواح میں آباد تھے وہ مسجد نبوی ﷺ سے اپنی قربت چھوڑنے کو ہرگز تیار نہ تھے۔ بالآخر پانچ برس کی مسلسل کوششوں کے بعد مسجد نبوی ﷺ کے گرد مکانات خرید لئے گئے اور پھر مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کا کام شروع ہوا جو کہ دس ماہ کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ اس توسیع میں مسجد کی چوڑائی میٹر کی گئی اور لمبائی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ والی برقرار رکھی گئی۔ (تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۲۰۱، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۷۰)

واقعہ نمبر ٤٤

کنکریوں کا تسبیح پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے زمین سے سات کنکریاں اٹھائیں وہ کنکریاں آپ ﷺ کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں۔ آپ ﷺ نے وہ کنکریاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دے دیں وہ کنکریاں تسبیح پڑھتی رہیں۔ پھر آپ ﷺ نے وہ کنکریاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیں تو وہ کنکریاں تسبیح پڑھتی رہیں جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پڑھی تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے وہ کنکریاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیں اور وہ کنکریاں تسبیح پڑھتی رہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے ہاتھ میں پڑھتی رہی تھیں۔ (اسد الغابہ جلد پنجم صفحہ ۳۱۱)

واقعہ نمبر ٤٥

پلڑے میں وزن زیادہ تھا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن طلوع آفتاب کے بعد حضور نبی کریم ﷺ ہماری جانب تشریف لائے اور فرمایا میں نے فجر سے قبل خواب دیکھا کہ مجھے چابیاں اور ترازو عطا کئے گئے۔ پھر مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا اور پھر وزن کیا گیا اور میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا اور ان کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو رکھا گیا پس ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا وزن زیادہ تھا۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا اور ان کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو رکھا گیا عمر (رضی اللہ عنہ) کا وزن زیادہ تھا۔ پھر عثمان (رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا اور ان کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو رکھا گیا پس عثمان (رضی اللہ عنہ) کا وزن زیادہ تھا اور پھر اس پلڑے کو اٹھا لیا گیا۔

(مسند امام احمد جلد دوم حدیث ٥٤٦٩)

واقعہ نمبر ٤٦

انفاق فی سبیل اللہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے انفاق فی سبیل اللہ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں قحط پڑا۔ لوگ بہت پریشان تھے۔ ایک دن حضرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آج شام تک اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانی دور کر دے گا۔ اسی اثناء میں آپ رضی اللہ عنہ کے ایک ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے آئے۔ مدینہ منورہ کے تاجر غلہ خریدنے کے لئے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ بتاؤ ملک شام سے یہ غلہ جو میرے پاس آیا ہے تم اس پر کس قدر نفع دو گے؟ تاجروں نے کہا کہ دس روپیہ کے غلہ پر دو روپے دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس سے زیادہ نفع ملتا ہے۔ آخر ہوتے ہوتے ان تاجروں نے کہا جو مال آپ رضی اللہ عنہ نے دس روپے میں خریدا ہے اس کی قیمت پندرہ روپے دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے تعجب سے کہا وہ زیادہ دینے والا کون ہے؟ مدینہ منورہ کے تاجر تو ہم لوگ ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے ایک روپیہ کے مال کی قیمت دس روپے مل رہی ہے کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟ تاجروں نے انکار کر دیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگوں کو میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے یہ سب غلہ اللہ عزوجل کی راہ میں مدینہ منورہ کے فقراء کو دے دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اسی رات میں نے خواب

میں دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک گھوڑے پر سوار نوری لباس زیب تن کئے ہوئے تشریف لے جا رہے ہیں میں دوڑ کر آگے بڑھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ ﷺ کی زیارت کا بے حد اشتیاق تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے جانے کی جلدی ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے آج ایک ہزار اونٹ غلہ صدقہ دیا ہے اور اللہ عزوجل نے اس کو قبول فرما کر جنت میں ایک حور کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ کا عقد کیا ہے میں اس نکاح میں شریک ہونے کے لئے جا رہا ہوں۔

(تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۷۱)

واقعہ نمبر ٤٧

جنتی سیب

ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک طباق لے کر آئے جو جنت کے سیبوں سے لبریز تھا۔ انہوں نے وہ طباق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اس شخص کو عنایت کیجئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیارا ہو۔ وہ طباق ایک نورانی خوان پوش سے ڈھکا ہوا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست انور اس میں داخل کر کے ایک سیب نکالا دیکھتے کیا ہیں کہ اس کی ایک جانب تو لکھا ہوا تھا۔

هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِاَبِي بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ

''یہ خدا کا تحفہ ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے۔''

اور اس کی دوسری جانب یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔

مَنْ اَبْغَضَ الصِّدِّيْقِ فَهُوَ زِنْدِيْقٌ

''صدیق رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والا بے دین ہے۔''

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا سیب اٹھایا اس کے ایک طرف تو یہ لکھا تھا۔

هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ مِّنَ الْوَهَّابِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

''یہ خدائے وہاب کا تحفہ ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لئے۔''

اور دوسری جانب یہ لکھا تھا۔

مَنْ اَبْغَضَ عُمَرَ فَهُوَ فِیْ سَقَر

''عمر رضی اللہ عنہ کے دشمن کا ٹھکانا جہنم میں ہے۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک اور سیب اٹھایا جس کے ایک جانب یہ لکھا تھا۔

هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

''یہ خدائے منان وحنان کا تحفہ ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لئے۔''

اس کی دوسری طرف یہ لکھا تھا۔

مَنْ اَبْغَضَ عُثْمَانَ فَخَصْمُهُ الرَّحْمٰنُ

''عثمان رضی اللہ عنہ کا دشمن رحمٰن کا دشمن ہے۔''

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے طباق میں سے ایک اور سیب اٹھایا جس کے ایک جانب تو یہ لکھا تھا۔

هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْغَالِبِ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ

''یہ خدائے غالب کا تحفہ ہے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لئے۔''

اور دوسری جانب یہ لکھا تھا۔

مَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ وَلِيًّا

''علی رضی اللہ عنہ کا دشمن خدا کا دوست نہیں۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے ان عبارات کو پڑھ کر اللہ عزوجل کی بے حد حمد وثناء بیان کی۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم)

واقعہ نمبر ۴۸

قبر کا خوف

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہر وقت موت کو یاد کیا کرتے اور روتے رہتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اکثر و بیشتر جنت البقیع تشریف لے جاتے اور زار و قطار رویا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے اگر کسی غیر مسلم کا جنازہ بھی گزر جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ احتراماً کھڑے ہو جاتے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ہانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کسی قبر پر کھڑے ہوجاتے تو اس قدر روتے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ (حلیۃ الاولیاء جلد اوّل صفحہ ۶۱)

واقعہ نمبر ۴۹

امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے سفیر

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد چند امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ انہیں وراثت میں حصہ مل سکے۔ میں نے اس معاملہ سے انکار کیا اور کہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میرا کوئی وراث نہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر صفحہ ۲۳ تا ۲۴)

واقعہ نمبر ۵۰

یادِ رسول اللہ ﷺ میں آنسو بہانا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا گزر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نزدیک سے ہوا۔ میں نے انہیں سلام کیا مگر انہوں نے میرے سلام کا کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان سے دریافت فرمایا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے سعد (رضی اللہ عنہ) کے سلام کرنے کا کچھ علم نہیں۔ واللہ! میں تو حضور نبی کریم ﷺ کی بات کو یاد کر رہا تھا اور جب میں حضور نبی کریم ﷺ کی بات کو یاد کرتا ہوں تو میری آنکھ اور دل پر ایک پردہ پڑ جاتا ہے جس کے بعد مجھے اپنے اردگرد کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔ (تاریخ ابن خلدون جلد اوّل)

واقعہ نمبر ۵۱

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کفارہ

حضرت نافع بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں مکہ معظمہ میں تشریف لائے اور جمعہ کے دن دارالندوہ میں داخل ہوئے اور ارادہ کیا کہ دارالندوہ سے مسجد الحرام کے جانے میں ذرا نزدیکی رہے گی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر گھر کی ایک کھونٹی پر ڈال دی۔ اس پر ایک کبوتر وہاں کے کبوتروں میں سے آ کر بیٹھا اس کو آپ رضی اللہ عنہ نے اڑا دیا اس پر ایک سانپ لپکا اور اس نے اسے مار ڈالا۔ آپ رضی اللہ عنہ جمعہ سے فارغ ہوئے تو میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم دونوں میرے اوپر ایک ایسی شے کے بارے میں حکم لگاؤ جو میں نے آج کے دن کیا میں اس گھر میں داخل ہوا اور میں نے یہ ارادہ کیا یہاں سے مجھے مسجد الحرام میں جانے میں نزدیکی رہے گی میں نے اپنی چادر ایک کھونٹی پر ڈالی اور اس پر ایک کبوتر آن بیٹھا مجھے ڈر ہوا کہ کہیں یہ میری چادر پلید نہ کر دے میں نے اسے اڑا دیا اور وہ ایک اور کھونٹی پر جا بیٹھا جہاں ایک سانپ نے اسے مار ڈالا میں نے خیال کیا میں نے اسے ایک ایسی جگہ سے اڑایا جو اس کے لئے امان تھی چنانچہ اس کی موت واقع ہوئی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ اس کے کفارہ میں دو دانتی بھوری بکری کے صدقہ کریں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ (مسند امام شافعی صفحہ ۷۹)

واقعہ نمبر ۵۲

بے ادبی کی سزا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک بدبخت جس کا نام جہجاہ غفاری تھا کھڑا ہوا اور اس نے آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے عصا چھین کر اسے توڑ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انتہائی تحمل کا مظاہرہ کیا اور اس حرکت پر اس کا کوئی مواخذہ نہ کیا مگر اللہ عزوجل نے اس بدبخت کو اس بے ادبی کی یہ سزا دی کہ اس کا ہاتھ گل گیا اور ناکارہ ہو گیا اور پھر وہ بدبخت ایک سال کے عرصہ میں مر گیا۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۹)

واقعہ نمبر ۵۳

دلوں کا حال جان لینا

ایک مرتبہ ایک شخص نے راستہ میں چلتے ہوئے ایک نامحرم عورت کو غلط نگاہ سے دیکھا۔ پھر وہ شخص جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو دیکھ کر غصہ میں آ گئے حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ کو غصہ کم ہی آتا تھا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ میرے پاس اس حال میں آتے ہیں کہ ان کی آنکھوں میں زنا کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ اس شخص نے جب آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو کہنے لگا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس وحی آتی ہے؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں میرے پاس وحی نہیں آتی مگر اللہ عزوجل نے مجھے ایسی فراست عطا فرمائی ہے کہ مجھے لوگوں کے دلوں کے حالات کا علم ہو جاتا ہے۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ۲۷۵)

واقعہ نمبر ۵۴

ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم تھے۔ احد پہاڑ کانپنے لگا۔ آپ ﷺ نے احد پہاڑ کو ٹھوکر لگائی اور فرمایا۔

''اے احد! ٹھہر جا تجھ پر اس وقت ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔''

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث نمبر ۸۷۱ صفحہ نمبر ۴۳۴)

واقعہ نمبر ۵۵

مجھے خلافت کا کوئی شوق نہیں تھا

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلافت کا قطعی شوق نہیں تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ دورانِ خلافت بصرہ تشریف لائے تو ابن الکواء اور قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ لوگ کہتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ سے وعدہ فرمایا تھا کہ میرے بعد تم خلیفہ ہو گے اس میں کہاں تک سچائی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بات غلط ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس قسم کا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اس قسم کا کوئی وعدہ کرتے تو میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو منبر رسول پر نہ چڑھنے دیتا خواہ اس معاملہ میں میرا کوئی اور ساتھی نہ ہوتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اور اپنے مرض کے دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امام مقرر فرمایا جس سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی تصدیق ہوئی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین جانشین تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صحیح جانشین اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی سے عمل درآمد کروانے والے تھے اور انہوں نے خلیفہ بننے کے بعد منصب خلافت کا بھرپور حق ادا کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جب وقت شہادت قریب آیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سمیت چھ افراد کو خلافت

کے لئے نامزد کیا کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ کسی ایسے شخص کو خلیفہ نامزد کریں جس کے بارے میں انہیں جوابدہ ہونا پڑے اور انہوں نے اس مقصد کے لئے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) جو خلافت کے بہترین امیدوار ہو سکتے تھے انہیں منصب خلافت سے باہر کر دیا۔ پھر ہم چھ ارکان کی مجلس منعقد ہوئی جس میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کر لی اور پھر میں نے بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کی اور میرے جو حقوق تھے وہ میں نے ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی، ان کی قیادت میں جنگیں لڑیں، ان کے عطیات کو قبول کیا اور مجرموں کو شرعی سزائیں دیں۔ پھر جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کر دیا گیا تو لوگوں نے میری بیعت کر لی۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۸)

واقعہ نمبر ٥٦

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زرہ

روایات میں آتا ہے حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس مہر دینے کے لئے کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

''اس وقت میرے پاس صرف ایک گھوڑا اور ایک زرہ موجود ہے۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''تم جاؤ اور اپنی زرہ فروخت کر دو اور اس سے جو رقم ملے وہ لے کر میرے پاس آ جانا۔''

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے زرہ لی اور مدینہ منورہ کے بازار میں چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی زرہ لے کر بازار میں کھڑے تھے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا گزر وہاں سے ہوا۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے یہاں کھڑے ہونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا۔

''میں یہاں اپنی زرہ فروخت کرنے کے لئے کھڑا ہوں۔''

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ زرہ چار سو درہم میں خرید لی اور پھر وہ زرہ حضوت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تحفتہً دے دی۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے واپس جا کر تمام ماجرا حضور نبی کریم ﷺ کے گوش گزار کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ ایثار دیکھ کر ان

کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور زرہ کی رقم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیتے ہوئے فرمایا۔

"اس سے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہراؓ کے لئے ضروری اشیاء خرید لائیں۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب تمام اشیاء خرید کر لے آئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے خود حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہراؓ کا نکاح پڑھایا۔ (زرقانی جلد دوم صفحہ ۳ تا ۴)

واقعہ نمبر ۵۷

یہ اس دن ہدایت پر ہوں گے

حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ مستقبل کے فتنوں کا ذکر فرما رہے تھے اس دوران ایک شخص وہاں سے گزرا جس نے سر پر کپڑا ڈال رکھا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب فتنے ظاہر ہوں گے کہ یہ کپڑے والا شخص اس دن ہدایت پر ہو گا۔

حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آگے بڑھ کر اس کپڑے والے شخص کو دیکھا وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس وقت ہدایت پر ہوں گے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ اس دن ہدایت پر ہوں گے۔

(سنن الترمذی جلد پنجم باب فی مناقب عثمان حدیث ۳۷۰۴)

واقعہ نمبر ۵۸

لوگ تجھ سے مطالبہ کریں گے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

''اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! اللہ عزوجل تجھے ایک خلعت عطا فرمائے گا پھر لوگ تجھ سے مطالبہ کریں گے کہ تو اس خلعت کو اتار دے مگر تم ان کی خواہش پر اس خلعت کو نہ اتارنا۔''

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۴۲)

واقعہ نمبر ۵۹

اپنے ہی لوگ قتل کریں گے

ابونعیم کی روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام اس حال میں گزرے کے میرے پاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ موجود تھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا ان اصحاب میں وہ بھی ہیں جنہیں ان کی قوم قتل کرے گی۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۳۳۵)

واقعہ نمبر ۶۰

رسول اللہ ﷺ کی وصیت پر عمل کرنا

حضرت ابو سہلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے امر خلافت کے متعلق وصیت فرمائی تھی اور میں حضور نبی کریم ﷺ کی وصیت پر عمل پیرا رہا اور جو کچھ میرے ساتھ ناروا سلوک کیا گیا میں نے اس پر صبر کیا۔

(سنن الترمذی جلد پنجم باب فی مناقب عثمان حدیث ۳۷۲۵)

واقعہ نمبر ۶۱

باغِ رضوان کی خوشخبری

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جب شہید کیا گیا تو میں نے ندائے غیبی سنی۔

ابشر ابن عفان بروح و ریحان وبرب غیر غضبان

ابشر ابن عفان بغفران و رضوان

''عثمان (رضی اللہ عنہ) کو رب سے ملاقات کی مبارک ہو اور اس کے لئے راحت اور سکون ہے اور ان کی بخشش ہو گئی اور انہیں باغ رضوان کی خوشخبری ہو۔''

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے اردگرد نگاہ دوڑائی تو مجھے کوئی نظر نہ آیا اور یہ ندا کافی دیر تک سنی جاتی رہی۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ۲۷۶)

واقعہ نمبر ٦٢

دست رسول اللہ ﷺ سے پانی پینا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب بلوائیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کا پانی بند کر دیا۔ میں اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ اس وقت روزہ سے تھے۔ میں نے سلام کیا اور ان کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ کہیں تو میں پانی کا کچھ بندوبست کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں مجھے پانی کی ضرورت نہیں اور آج مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا عثمان (رضی اللہ عنہ)! ان بدبختوں نے تیرا پانی بند کر دیا اور تو پیاس سے تڑپ رہا ہے۔ میں نے عرض کیا آپ ﷺ درست فرماتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے میری جانب ایک ڈول بڑھایا جس میں ٹھنڈا پانی تھا۔ میں نے پانی پیا اور سیراب ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا عثمان (رضی اللہ عنہ)! اگر چاہو تو میں ان باغیوں کے مقابلہ میں تمہاری مدد کروں یا تم روزہ میرے پاس آ کر افطار کرو گے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ بڑی خوش نصیبی ہے کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ روزہ افطار کروں۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا میں نے جو پانی دست رسول اللہ ﷺ سے پیا ہے اس کی ٹھنڈک میں اب بھی اپنے سینہ میں محسوس کرتا ہوں۔ (البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۴۲)

واقعہ نمبر ٦٣

مدفن کے بارے میں پیشگی آگاہ کرنا

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے نکلے اور جنت البقیع تشریف لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ جنت البقیع کے اس حصہ کی جانب گئے جسے اب ''حش کوکب'' کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس جگہ کھڑے ہو کر فرمایا۔

''عنقریب یہاں ایک مردِ صالح کو دفن کیا جائے گا۔''

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت اس جگہ کوئی قبر نہ تھی اور وہ جگہ جنت البقیع سے ہٹ کر تھی چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو جنازے کو فتنہ کی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک تک نہ لے جایا جا سکا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین جنت البقیع کے اسی حصہ میں ہوئی جس کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ یہاں عنقریب ایک مردِ صالح کو دفن کیا جائے گا۔

(ازالۃ الخفاء، صفحہ ۲۲۷)
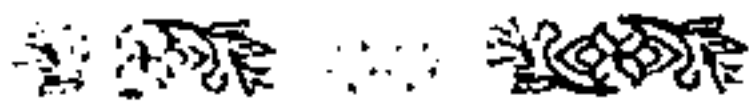
واقعہ نمبر ٦٤

وہ سوار درحقیقت ملائکہ تھے

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد ان کا جسم مبارک تین دن تک بغیر کفن کے پڑا رہا۔ تین دن بعد کچھ جانثاروں نے اپنی جانوں کی پرواہ کیے بغیر رات کے اندھیرے میں گھر میں داخل ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک کو غسل دیا اور کفن پہنا کر جنت البقیع لے گئے اور رات کے اندھیرے میں قبر کھود کر آپ رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا۔ جس وقت یہ جانثار جنت البقیع میں داخل ہوئے تو انہوں نے سواروں کی ایک جماعت کو دیکھا جسے دیکھ کر یہ گھبرا گئے اور جنازہ چھوڑ کر بھاگنے کا ارادہ کیا۔ ان سواروں کے سردار نے کہا ہم سے ڈرو نہیں ہم تو ان کی تدفین میں شامل ہونے آئے ہیں۔ پھر وہ سوار آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ اور تدفین تک وہیں موجود رہے۔ جو لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین میں شامل تھے وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ وہ سوار درحقیقت ملائکہ تھے۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ٢٧٦ تا ٢٧٧)

واقعہ نمبر ٦٥

آپ رضی اللہ عنہ کی بات پوری ہوئی

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں تھا وہاں میں نے ایک شخص کو یہ صدا لگاتے سنا کہ میں جہنمی ہوں۔ میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے تھے اور وہ اندھا بھی تھا اور وہ شخص زمین پر اوندھا گرا ہوا تھا۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ تیرا یہ حال کیسے ہوا؟ اس نے کہا کہ میرے حال کے متعلق نہ ہی پوچھو کہ میں وہ بدنصیب ہوں جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے ان کے گھر میں داخل ہوا تھا، جب میں ان کو قتل کرنے کے لئے آگے بڑھا تو ان کی بیوی نے مجھے جھڑکا جس پر میں نے انہیں تھپڑ مار دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے میری اس حرکت پر فرمایا اے ظالم! اللہ عزوجل تجھے اندھا کرے اور تیرے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹ دے اور تو جہنم کی آگ میں جلے۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کا کلام سنا تو مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا اور میں بھاگ نکلا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بات پوری ہوئی اور میری بینائی جاتی رہی اور میرے دونوں ہاتھ اور پاؤں بھی کٹ گئے، مجھے یقین ہے کہ اب میں جہنم میں بھی جلایا جاؤں گا اور میں اپنی اس حرکت پر شرمندہ ہوں اور اسی وجہ سے اب میں اپنے جہنمی ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔

(ازالۃ الخفاء صفحہ ۲۲۷)

واقعہ نمبر ٦٦

بغض رکھنے کا انجام

حج کے ایام میں ایک قافلہ مدینہ منورہ پہنچا اور اس قافلے میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ وہ شخص قافلہ سے جان بوجھ کر جدا ہو گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر نہ ہوا اور عذر پیش کیا کہ وہ دور ہے۔ قافلے کے دیگر لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر ہوئے۔ واپسی پر وہ شخص دوبارہ قافلے میں شامل ہو گیا اور پھر جب یہ قافلہ لوٹا تو ایک ویرانے میں ایک درندہ نمودار ہوا اور اس شخص کو آناً فاناً چیر پھاڑ دیا۔ قافلہ والے سمجھ گئے کہ اس شخص کا یہ انجام اس لئے ہوا کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔

(شواہد النبوۃ صفحہ ۲۷۷)

واقعہ نمبر ٦٧

شکل وصورت میں وہ تمہارے باپ کے مشابہ ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کرنا چاہا تو اپنی بیٹی سے فرمایا۔

''تمہارا ہونے والا شوہر عثمان (رضی اللہ عنہ) تمہارے دادا ابراہیم علیہ السلام کی مثل ہے جبکہ شکل وصورت میں وہ تمہارے باپ سے مشابہت رکھتا ہے۔''

(البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۵۴، تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۷۷)

واقعہ نمبر ٦٨

رات ان کے آرام کرنے کے لئے ہے

حضرت عبداللہ رومی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ رات کے وضو کے پانی کا انتظام خود فرماتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا یہ کام خادموں کو کرنے دیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''ہرگز نہیں رات ان کے آرام کرنے کے لئے ہے۔''

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۳۴)

واقعہ نمبر ٦٩

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر کیے گئے اعتراضات

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی برس انتہائی پرامن رہے اور پھر سازشی ٹولے نے اپنی سازشیں شروع کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ابتدائی دور میں کئی فتوحات ہوئیں اور ملکی وسائل میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں زراعت اور صنعت کی ترقی کے لئے کئی اہم اقدامات کئے۔ وہ سازشی ٹولہ جو آپ رضی اللہ عنہ کی ان کامیابیوں سے جلتا تھا اس نے یہ افواہیں اڑانا شروع کر دیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کئی بدعات کو فروغ دے رہے ہیں اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ پر بہتان باندھنے شروع کر دیئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ عنقریب وہ دن آئے گا جب کسی مسلمان کا بہترین مال بکریوں کی مانند سمجھا جائے گا جسے لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ جائے گا اور سبزے کو ڈھونڈے گا تاکہ دین کو فتنوں سے بچا سکے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے خلاف سازشی عناصر جب کامیاب ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر چکے تو لوگوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کو بھی سچ ثابت ہوتے دیکھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد دین اسلام کا شیرازہ بکھر گیا اور امت کئی گروہوں میں تقسیم ہو گئی۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے ایک پہاڑی پر چڑھ کر فرمایا کہ کیا تمہیں دکھائی دے رہا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ نہیں، ہمیں کچھ نظر نہیں آ رہا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح برستے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اس وقت مدینہ منورہ میں تین یہود قبائل آباد تھے جو مختلف مواقع پر دین اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے۔ جب ان سرگرمیوں کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں مدینہ سے نکالا تو یہ لوگ پھر بھی اسلام دشمنی سے باز نہ آئے۔ ان یہودیوں کے علاوہ کئی منافق بھی تھے جو بظاہر تو مسلمان تھے مگر درپردہ دین اسلام اور مسلمانوں کے سخت مخالف تھے اور انہیں نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ظاہری حیات میں ان سازشیوں کا کوئی زور نہ چلتا تھا مگر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد خلیفہ بنے تو ان سازشیوں نے سازشوں کا جال بننا شروع کر دیا۔ انہی سازشیوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے درپے ہو گئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد قریش خلفاء اور انصار وزراء قرار پائے۔ پھر جب فتوحات کا دروازہ کھلا اور سلطنت اسلامی عراق، ایران، شام، مصر اور فلسطین تک پھیل گئی اور لاکھوں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے مگر بدقسمتی یہ تھی کہ انہیں حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت نصیب نہ ہوئی جیسی صحبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوئی تھی۔ یہ نومسلم اگرچہ اسلام کی ترقی اور اسلامی فتوحات میں برابر کے شریک تھے مگر یہ اکثر سوچتے تھے کہ مہاجرین انصار و قریش ان پر حکومت کر رہے ہیں اور انہیں حکومت میں کوئی حصہ نہیں ملتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت مختصر تھا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جلالی طبیعت سے ہر کوئی ڈرتا تھا اس لئے جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ کی فطری رحم دلی اور

شرافت کی وجہ سے ان لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ پر تنقید کرنا شروع کر دی اور آپ رضی اللہ عنہ کے تعمیری کاموں کو بھی تنقید کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ چونکہ ابتداء سے ہی صلح جو قسم کے شخص تھے اس لئے ان کے مخالف ان کی اس طبیعت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان پر مختلف قسم کے الزامات لگانے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ پر ایک اعتراض یہ لگایا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ہرمزان کے قتل میں دیت کے عوض معاف کر دیا حالانکہ انہیں قتل کیا جانا چاہئے تھا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر ایک اعتراض یہ لگایا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سرکاری وسائل کو استعمال کرتے ہوئے اور بیت المال کی رقم سے ایک گھر تعمیر کیا ہے جس کے ایک حصہ میں بیت المال، دوسرے حصہ میں دفاتر، تیسرے حصہ میں مہمانوں اور سفیروں کے رہنے کی جگہ اور چوتھے حصہ میں اپنی رہائش گاہ تعمیر کی حالانکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بصرہ اور کوفہ میں بھی اسی طرح کے گھر تعمیر کئے گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جب اللہ عزوجل کسی کو نعمت سے سرفراز کرتا ہے تو اس کے بے شمار حاسد پیدا ہو جاتے ہیں۔ میں نے یہ عمارت مال کو محفوظ رکھنے اور باہر سے آنے والے وفود کے قیام اور امورِ مملکت چلانے کے لئے جن اداروں کی ضرورت ہے ان سب کے لئے بنائی ہے۔ مجھے بیت المال کی آمدنی کی ضرورت نہیں اور میں قریش کے امراء میں شمار ہوتا ہوں۔ مجھے حیرانگی ہوتی ہے ان لوگوں پر جو کہتے ہیں کہ ہم عثمان (رضی اللہ عنہ) کو معزول کریں گے اور اسے قتل کریں گے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر ایک اعتراض یہ لگایا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کی اور بدعت کے مرتکب ہوئے حالانکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کے زمانہ میں بھی مسجد نبوی ﷺ کی توسیع ہو چکی تھی مگر چونکہ ان سے سب ڈرتے تھے اس لئے ان پر اعتراض نہ کر سکے اور آپ رضی اللہ عنہ پر اعتراض شروع کر دیئے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر ایک اعتراض یہ لگایا گیا کہ انہوں نے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں گورنر تھے انہیں ان کے منصب سے ہٹا کر نومسلموں اور اپنے رشتہ داروں کو گورنر کے عہدے پر فائز کیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر ایک اعتراض یہ لگایا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں دو کی بجائے چار رکعت نماز پڑھی حالانکہ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ انہوں نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جلاوطن کیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سرکاری نسخہ کے علاوہ قرآن مجید کے دیگر تمام نسخوں کو جلا دیا تھا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر ایک اعتراض یہ لگایا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا حکم بن عاص کو مدینہ منورہ واپس آنے کی اجازت دے دی حالانکہ اسے حضور نبی کریم ﷺ نے طائف جلاوطن کر دیا تھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حکم بن العاص کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر پر شامیانہ لگایا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر ایک اعتراض یہ لگایا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں پر زکوٰۃ وصول کی حالانکہ حضور نبی کریم ﷺ نے گھوڑوں پر زکوٰۃ وصول نہیں کی۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھ سے ملنے ان معترضین کی ایک جماعت آئی جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتے تھے میں نے ان سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کی سیرت کے متعلق

گفتگو کی اور ان سے ان باتوں کا بیان کیا جن پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ میری دلیلوں سے وہ لاجواب ہو گئے اور چلے گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ایسے کاموں کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا جو اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کرتے تو کوئی ان پر اعتراض نہ کرتا۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اول صفحہ ۴۵۴ تا ۴۶۲، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۳۷)

عبداللہ بن سبا شہر صنعا کا رہنے والا تھا اور اس کی ماں کا نام سوداء تھا جس کی وجہ سے اسے ابن سوداء بھی کہا جاتا تھا۔ عبداللہ بن سبا مذہبا یہودی تھا اور نہایت عیار اور مکار شخص تھا۔ عبداللہ بن سبا توریت اور انجیل کا عالم تھا اور نہایت حاضر دماغ شخص تھا۔

عبداللہ بن سبا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ منورہ آیا اور بظاہر مسلمان ہو گیا مگر درپردہ دین اسلام اور آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو کمزور کرنے میں مصروف رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کا یہ وار اہل مدینہ اور مکہ پر کارگر نہیں ہو رہا تو یہ بصرہ چلا گیا اور اپنے جیسے منافقین کا ایک گروہ تیار کرنے کے بعد کوفہ چلا گیا جہاں اس نے منافقین کا ایک گروہ تیار کیا۔

عبداللہ بن سبا لوگوں کو اہل بیت کی محبت کی آڑ لے کر اپنا کام کرتا تھا۔ اس نے لوگوں کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے گورنروں کے خلاف من گھڑت باتیں سنا کر لوگوں کو ان سے متنفر کرنا شروع کر دیا اور لوگوں کو اس بات پر آمادہ کرنا شروع کیا کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اس لئے خلافت پر ان کا حق ہے حالانکہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا بھی خیر خواہ نہ تھا اور صرف ایسا مسلمانوں میں نفاق پیدا کرنے کے لئے کر رہا تھا۔

عبداللہ بن سبا کوفہ سے شام چلا گیا اور اس نے وہاں موجود صحابی رسول حضرت ابوذر غفاری ﷜ کی صحبت اختیار کی اور ان کا اعتماد حاصل کرنے کے بعد انہیں حضرت امیر معاویہ ﷜ کے خلاف اکسایا جس پر وہ حضرت امیر معاویہ ﷜ کے پاس گئے اور انہیں برا بھلا کہا جس پر حضرت امیر معاویہ ﷜ نے انہیں واپس مدینہ منورہ بھجوا دیا۔ (تاریخ ابن خلدون جلد اول صفحہ ۳۴۱ تا ۳۴۶)

واقعہ نمبر ۷۰

اشتر نخعی کی شرانگیزیاں

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ جزیرہ کے گورنر تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں جزیرہ کی گورنری سے ہٹا کر کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا مگر بعد میں ان کے خلاف شراب نوشی کے الزام کی تصدیق کے بعد انہیں کوفہ کی گورنری سے ہٹا دیا گیا اور ان کی جگہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنی تقرری کے بعد کوفہ کے روساء سے اپنے تعلق بڑھانے شروع کر دیئے جس کے لئے انہوں نے مختلف محفلوں کا انعقاد کرنا شروع کر دیا۔

اسی طرح ایک دن محفل کے دوران حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسلامی فتوحات کا تذکرہ کرتے ہوئے قریش کی تعریف کی تو کوفہ کا ایک سردار اشتر نخعی جو کہ اس محفل میں موجود تھا وہ مشتعل ہو گیا اور کہنے لگا کہ فتوحاتِ اسلامی میں قریش سے زیادہ ہمارا ہاتھ ہے۔ عبدالرحمٰن اسدی جو کہ اس وقت پولیس کا سربراہ تھا اس نے مداخلت کی لیکن ان لوگوں نے اس کو بہت مارا۔ ان فتنہ پرور لوگوں نے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو تنگ کرنا شروع کر دیا جس پر حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کی شکایت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ وہ ان شرپسندوں کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام بھیج دیں۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان شرپسندوں کو شام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا جہاں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں

سمجھانے کی کوشش کی لیکن یہ ان سے بھی الجھ پڑے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو شام سے نکال دیا اور پھر یہ جزیرہ چلے گئے اور وہاں کے گورنر حضرت عبدالرحمٰن بن خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں آڑے ہاتھوں لیا اور ان لوگوں نے توبہ کر لی اور کہا کہ وہ آئندہ ایسی حرکتیں نہیں کریں گے۔

اشتر نخعی مدینہ منورہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ سے معافی مانگی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے معاف کر دیا اور اسے واپس جزیرہ بھیج دیا لیکن وہ اپنی فطرت کی وجہ سے کچھ عرصہ بعد پھر ان شرانگیز سرگرمیوں میں ملوث ہو گیا۔

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے شرانگیزی پھیلانے والوں کو آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق انہیں شام بھیج دیا۔ اس دوران حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ خود مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے کوفہ سے جاتے ہی شرپسندوں نے اپنی کاروائیوں کو تیز کر دیا اور یزید بن قیس نے علم بغاوت بلند کر دیا جو عبداللہ بن سبا کا پیروکار تھا اور اسی کی تحریک پر اس نے علم بغاوت بلند کیا تھا۔

یزید بن قیس کا مؤقف تھا کہ اسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کوئی شکایت نہیں مگر اسے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے شکایات ہیں۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے کوفہ واپس آئے تو قادسیہ کے مقام پر یزید بن قیس نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کا راستہ روک لیا اور کہا کہ واپس مدینہ منورہ چلے جائیں۔

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام نے کہا کہ یہ ممکن نہیں حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کوفہ کے گورنر ہیں جس پر یزید بن سعید اور اس کے ساتھیوں نے اس کو خوب مارا اور حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جاؤ اور جا کر حضرت عثمان

غنی رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ وہ ابوموسیٰ (رضی اللہ عنہ) کو کوفہ بھیجیں۔

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ جا کر تمام واقعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کیا جس پر انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا جنہوں نے کوفہ پہنچتے ہی ایک خطبہ دیا اور لوگوں کو پرامن رہنے کی درخواست کی جس پر لوگوں نے ان سے پرامن رہنے کا وعدہ کیا۔

(البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۲۰ تا ۲۲۲، تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۳۵۸ تا ۳۷۷، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۴۳ تا ۳۴۸)
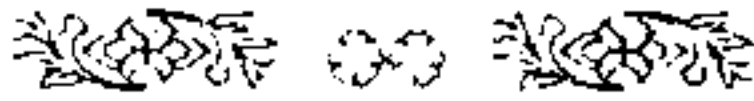
واقعہ نمبر ۷۱

آپ رضی اللہ عنہ اس موقع پر تدبر سے کام لیں

حضرت زید بن ثابت، حضرت ابواسید ساعدی، حضرت حسان بن ثابت اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہم نے متفقہ طور پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ صورتحال کی سنگینی کا اندازہ لگایا جائے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو کہا کہ میں جو کچھ جانتا ہوں وہ آپ رضی اللہ عنہ بھی جانتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کے داماد ہیں اور یہ شرف حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کو بھی حاصل نہیں ہوا۔ اس کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے صورتحال کے متعلق مشورہ کیا اور کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ اس موقع پر تدبر سے کام لیں۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اول صفحہ ۳۸۲)

واقعہ نمبر ۷۴

معترضین کے اعتراضات کا جواب دینا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تمام گورنروں کی رائے سننے کے بعد اپنے تمام گورنروں کو موقع کی نزاکت کے حساب سے اس فتنہ سے آگاہ کیا اور انہیں اس کے سدباب کے لئے مناسب ہدایات جاری کیں۔ مناسک حج سے فارغ ہونے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ اپنے تمام گورنروں کے ہمراہ مدینہ منورہ واپس تشریف لائے اور حضرت علی المرتضیٰ، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ایک اہم اجلاس طلب کیا۔ اجلاس کے آغاز میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد وثناء کے بعد اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا آپ تمام حضرات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں اور اس امت کے سرپرست ہیں۔ آپ نے اپنے بھائی عثمان (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ منتخب کیا۔ اب جب وہ ضعیف ہو چکے ہیں تو ان کے خلاف منفی پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے اور اگر آپ حضرات کا کچھ فیصلہ تو اس کو ظاہر کیجئے میں آپ کی باتوں کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں لیکن میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر کسی کو خلافت کا لالچ ہے تو یاد رکھے کہ تم لوگ سوائے پیٹھ پھیر کر بھاگنے کے اور کچھ بھی حاصل نہ کرسکو گے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس سخت بات کو سن کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ڈانٹ کر بٹھا دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا۔

"حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم نے منصب

خلافت سنبھالا اور نہایت احتیاط و احتساب کے ساتھ اپنے
اقرباء کے متعلق کچھ نہ کیا حالانکہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے
اقرباء کا خاص خیال رکھتے تھے اور ان کی مدد فرماتے تھے۔
میرے اقرباء بھی غریب لوگ ہیں جس کی وجہ سے میں ان کے
ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہوں اگر تم لوگوں کو میرے اس عمل پر کوئی
اعتراض ہے تو میں اپنی اس روش کو بدلنے کے لئے تیار ہوں۔''

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی یہ تقریر جاری تھی ایک شخص نے اٹھ کر یہ اعتراض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اقرباء کو ناجائز طور پر مال دیا ہے مثلاً عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ نے ناجائز طور پر مال دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس اعتراض کے جواب میں فرمایا میں نے اس کو مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ دیا اور یہ طریقہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے دورِ خلافت سے رائج ہے۔ اس دوران ایک شخص اور اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اعتراض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اقرباء کو امارت دے رکھی ہے مثلاً امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو جنہیں پورے ملک شام کی امارت دی ہے، بصرہ کی امارت عبداللہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) کو اور سعید بن العاص (رضی اللہ عنہ) کو کوفہ کی امارت دی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس اعتراض کے جواب میں فرمایا کہ تم بہتر سمجھتے ہو کہ ان لوگوں میں قابلیت ہے یا نہیں؟ جہاں تک امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی بات ہے تو انہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گورنر مقرر کیا تھا اور میں نے ان کی قابلیت کو دیکھتے ہوئے انہیں اس عہدے پر برقرار رکھا۔ جبکہ عبداللہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) کو میں نے نوجوان ہونے کے باوجود ان کی دینداری اور فہم و فراست کی وجہ سے گورنر مقرر کیا۔ ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر اعتراض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے خاندان والوں کو بے جا عطیات عطا کرتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے خاندان

والوں سے ہر کوئی محبت کرتا ہے اور میں اپنے خاندان کو جو عطیات دیتا ہوں وہ اپنی ذاتی جیب سے دیتا ہوں نہ کہ انہیں بیت المال سے عطا کرتا ہوں اور میرے ذاتی مال میں کسی کو اختیار نہیں کہ میں اسے کہاں خرچ کرتا ہوں۔ آپ ؓ پر ایک اور اعتراض یہ ہوا کہ آپ ؓ نے سرکاری چراگاہ کو اپنے ذاتی مفاد کے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ آپ ؓ نے اس اعتراض کے جواب میں فرمایا کہ میرے پاس اس وقت صرف دو اونٹ ہیں جو میں نے صرف سفر حج کے لئے مخصوص کر رکھے ہیں اور میں ان کو چرنے کے لئے سرکاری چراگاہ میں نہیں بھیجتا۔ ایک اور شخص اٹھا اور اس نے اعتراض کیا کہ آپ ؓ نے حج کے دوران منیٰ میں پوری نماز نہیں ادا کی حالانکہ آپ ؓ کو قصر کرنا چاہئے تھا۔ آپ ؓ نے فرمایا کہ میرے لئے نماز میں قصر کرنا جائز نہ تھا کیونکہ میرے اہل و عیال مکہ مکرمہ میں مقیم تھے۔ اس کے علاوہ آپ ؓ پر یہ الزامات بھی لگائے گئے کہ آپ ؓ نے مروان بن حکم ؓ جو آپ ؓ کے قریبی عزیز ہیں انہیں شمالی افریقہ کے مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ ناجائز طور پر فروخت کیا۔ اس کے علاوہ حضرت امیر معاویہ (ؓ) نے بیت المال میں سے ایک بیش قیمت محل شام میں بنوایا جس پر ان کی باز پرس نہ کی گئی۔ حضرت سعد بن وقاص ؓ نے بیت المال سے کچھ قرضہ لیا جسے وہ بروقت ادا نہ کر سکے اور آپ ؓ نے انہیں معزول کر دیا۔ آپ ؓ پر یہ الزام بھی لگایا گیا کہ آپ ؓ ہر کام میں اپنے خاندان بنوامیہ کی طرفداری کرتے ہیں اور ان کے اموال کا احتساب نہیں کرتے۔ آپ ؓ نے ان تمام اعتراضات کے جواب دیئے اور انہیں مطمئن کیا۔ اجلاس کے اختتام پر آپ ؓ نے ایک مختصری تقریر کی۔

''اس وقت حالات خراب ہو چکے ہیں، میں آپ لوگوں کے مشوروں کو ترجیح دیتا ہوں، اس وقت امت ایک شدید خطرے

سے دوچار ہے، فتنوں کا دروازہ جو بند ہو چکا تھا وہ کھل چکا ہے، اللہ گواہ ہے کہ میں نے ہر ایک کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور میں لوگوں کو اس شر سے محفوظ رکھنے کے بہترین اقدامات کروں گا۔ میں اپنے تمام گورنروں کو بھی حکم دیتا ہوں کہ وہ لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ کریں اور لوگوں سے اللہ عزوجل کے حکم پر کسی قسم کی کوئی رعایت نہ برتیں۔"

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس اجلاس کے بعد تمام گورنروں کو واپس جانے کی ہدایت کی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میرے ہمراہ چلیں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ شرپسند آپ رضی اللہ عنہ کو نقصان پہنچائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بات کے جواب میں فرمایا کہ میں کسی بھی صورت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت چھوڑنے کو تیار نہیں ہوں چاہے میری گردن ہی کیوں نہ کاٹ دی جائے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کا جواب سننے کے بعد حضرت علی المرتضیٰ، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہم سے درخواست کی کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ کو کچھ مصیبت یا خطرہ لاحق ہو تو ان کا ساتھ دیں۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۳۹۵ تا ۳۹۷، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۵۲ تا ۳۵۳، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۴)

واقعہ نمبر ۷۳

عبداللہ بن سبا کی سازش کامیاب ہوگئی

عبداللہ بن سبا کی سازش آہستہ آہستہ رنگ لانا شروع ہوئیں اور مصر، کوفہ اور بصرہ کے لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف ہونا شروع ہو گئے۔ مصر سے ایک ہزار شرپسندوں کا ٹولہ بظاہر حج کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں کوفہ سے بھی ایک ہزار شرپسند اس میں شامل ہو گئے اور جب شرپسندوں کا یہ قافلہ بصرہ پہنچا تو وہاں سے بھی پانچ سو شرپسند اس قافلے میں شامل ہو گئے۔ ان لوگوں نے یہ ارادہ کیا کہ یا تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کو معزول کروا دیں گے یا قتل کر دیں گے۔ اس کے بعد یہ لوگ ایک خاص حکمت عملی کے تحت چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم ہو کر بجائے حج کرنے کے مدینہ منورہ کے نواح میں اکٹھے ہو گئے اور مدینہ منورہ سے باہر پڑاؤ ڈال دیا۔

شرپسندوں کا وہ گروہ جو مصر سے چلا تھا وہ منصوبے کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کا خواہاں تھا جبکہ بصرہ کے شرپسند حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے چاہتے تھے اور کوفہ کے شرپسند حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے۔ ان شرپسندوں نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہ طے کیا جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حامی ہیں وہ ان کے پاس جائیں، جو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے حامی ہیں وہ ان کے پاس جائیں اور جو حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے حامی ہیں وہ ان کے پاس جائیں۔

ان شرپسندوں نے حضرت علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت

زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے ملاقاتیں کیں لیکن اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ مصری گروہ چونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا حامی تھا اس لئے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے انکار کے بعد پینترا بدلتے ہوئے ان سے کہا کہ اگر ہمارے مصر کا عامل عبداللہ بن سعد ابی سرح (رضی اللہ عنہ) معزول نہ ہوا تو ہم مدینہ منورہ سے نہ جائیں گے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی بات پر بضد رہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس سلسلے میں مشورہ کیا اور پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے درخواست کی کہ ان شرپسندوں کو مدینہ منورہ سے باہر رہنے دیں اور ان کا مطالبہ مانتے ہوئے عبداللہ بن سعد ابی سرح (رضی اللہ عنہ) کو مصر کی امارت سے معزول کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ عبداللہ بن سعد ابی سرح (رضی اللہ عنہ) کو معزول کرنے کے بعد میں کسے مصر کا گورنر کسے بناؤں؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ آپ رضی اللہ عنہ مصر کی امارت محمد بن ابی بکر کے سپرد کر دیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مصر کی امارت محمد بن ابی بکر کے نام لکھتے ہوئے عبداللہ بن سعد ابی سرح رضی اللہ عنہ کو معزول کرنے کا فرمان جاری کر دیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان لیا اور مصری شرپسندوں کو جا کر دے دیا جس کے بعد وہ مدینہ منورہ سے چلے گئے۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم کے حامی بھی ان کے سمجھانے پر مدینہ منورہ سے واپس چلے گئے۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اول صفحہ ۳۹۸ تا ۳۹۹، تاریخ ابن خلدون جلد اول صفحہ ۳۵۳ تا ۳۵۴)

واقعہ نمبر ۷۴

مروان بن الحکم کا سازشی خط

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا رشتہ دار مروان بن حکم مصر کا گورنر تھا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے معزول کر کے حضرت عبداللہ بن ابی سرح رضی اللہ عنہ کو مصر کا گورنر مقرر کیا تھا۔ مروان بن حکم شاطر ذہن کا مالک تھا اور مصر کی گورنری سے معزول کئے جانے پر آرزدہ تھا اور اس موقع کی تلاش میں تھا کہ کسی طرح اسے آپ رضی اللہ عنہ کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کا موقع ملے۔ اسے جب علم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابی بکر کو مصر کا نیا گورنر مقرر کیا ہے تو اس نے ہوشیاری سے ایک جعلی خط تیار کیا جس میں حضرت عبداللہ بن ابی سرح رضی اللہ عنہ کے نام پیغام لکھا کہ محمد بن ابی بکر اور فلاں فلاں چھ بندے جیسے ہی مصر پہنچیں ان کا سر قلم کر دینا۔ مروان بن حکم نے اس خط پر آپ رضی اللہ عنہ کی جعلی مہر بھی لگا دی۔ مروان بن حکم کا خط جو شخص لے کر مصر حضرت عبداللہ بن ابی سرح رضی اللہ عنہ کے پاس جا رہا تھا اسے راستے میں ان شرپسندوں نے پکڑ لیا اور اس سے دریافت کیا وہ کدھر جا رہا ہے؟ اس نے کہا میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا پیغام لے کر مصر جا رہا ہوں۔ ان شرپسندوں نے جب اس کی تلاشی لی تو مروان بن حکم کا خط برآمد ہو گیا جس سے وہ لوگ مشتعل ہو گئے اور واپس مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو وہ خط دکھایا اور کہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ہم سے دھوکہ کیا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے تو یہ تمہاری کوئی چال لگتی ہے کیونکہ تمہاری نیت ٹھیک نہیں۔ شرپسندوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بات سننے کے بعد کہا کہ بات جو بھی ہو

ہم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو منصب خلافت سے ہٹا کر دم لیں گے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کا لہجہ دیکھا تو فرمایا صبر سے کام لو میں اس بارے میں تحقیق کرتا ہوں یہ خط کس نے لکھا ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر وہ خط دکھایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس خط سے لاعلمی کا اظہار کیا اور قسم کھا کر کہا ان کا اس سازش سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب خط کی تحریر کو غور سے پڑھا گیا تو وہ تحریر مروان بن حکم کی تھی۔ مروان بن حکم اس وقت اپنے گھر تھا۔ شرپسندوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا مروان بن حکم کو ان کے حوالے کر دیں مگر آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شرپسندوں کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۲۸ تا ۲۳۱، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۵۶ تا ۳۵۸، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۲۹ تا ۲۳۰)

واقعہ نمبر ۷۵

گھر کا محاصرہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جانب سے مروان بن حکم کو شرپسندوں کے حوالے نہ کرنے سے صورتحال بہت خراب ہوگئی اور شرپسند مدینہ منورہ کی گلیوں میں دندناتے پھرنے لگے اور اس بات پر زور دینے لگے کہ آپ رضی اللہ عنہ منصب خلافت سے دستبردار ہو جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس دوران صبر اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان شرپسندوں سے مذاکرات کی کوشش کی تاکہ حالات بہتر ہوسکیں۔ شرپسندوں کا یہی مطالبہ تھا آپ رضی اللہ عنہ خلافت سے دستبردار ہو جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان شرپسندوں کے مطالبہ میں ایک ہی بات کہی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عنقریب مجھے اللہ عزوجل کی جانب سے ایک خلعت عطا کی جائے گی اور پھر لوگ تم سے مطالبہ کریں گے تم اس خلعت کو اتار دو لیکن تم ان کی خواہش پوری نہ کرنا۔ شرپسندوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی کسی بھی بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ سے جنگ کریں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اگر چاہوں تو تمام مسلمانوں کو اکٹھا کر کے تمہیں ختم کروا دوں لیکن میں یہ ہرگز نہیں چاہتا ہے کہ ایک مسلمان کی تلوار دوسرے مسلمان کے لئے اٹھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر شرپسندوں نے ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اول صفحہ ۴۳۰ تا ۴۳۱، تاریخ ابن خلدون جلد اول صفحہ ۳۵۹ تا ۳۶۱)

واقعہ نمبر ۷۶

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مصالحانہ کاوش

اس دوران حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مصالحت کی بے حد کوشش کی مگر شرپسند اپنی بات پر قائم رہے چنانچہ مصالحت کی تمام کوششیں بے کار گئیں اور شرپسندوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کا محاصرہ مزید تنگ کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کا یہ محاصرہ چالیس دن تک جاری رہا اس دوران شرپسندوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے مکان کا پانی بھی بند کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سختی سے تمام لوگوں کو منع کر دیا کہ وہ ہرگز ہرگز تلوار نہ اٹھائیں کیونکہ میں فساد نہیں چاہتا۔ شرپسند، آپ رضی اللہ عنہ کی اس نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے تھے۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے آپ رضی اللہ عنہ کی بے بسی دیکھی نہ گئی۔ وہ اپنے گھر سے کھانے کا سامان اور پانی لے کر آپ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچیں مگر ان شرپسندوں نے وہ سامان گھر کے اندر جانے نہ دیا بلکہ انہوں نے ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ بھی بدتمیزی کی جس پر متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اشتعال میں آ گئے مگر آپ رضی اللہ عنہ کی جانب سے سختی سے منع کرنے کے بعد واپس چلے گئے۔ (تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۳۰ تا ۴۳۱، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۵۹ تا ۳۶۱)

واقعہ نمبر ۷۷

شرپسندوں سے خطاب

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دیکھا شرپسند کسی بھی قسم کی مصالحتی کوششوں کے باوجود اپنے ارادوں سے باز نہیں آ رہے تو آپ رضی اللہ عنہ اپنے مکان کی چھت پر چڑھ گئے اور ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''اما بعد! تم جانتے ہو کہ مسجد نبوی ﷺ کی جگہ کم تھی حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کون جنت کے عوض مسجد نبوی سے ملحقہ زمین خرید کر مسجد کے لئے وقف کرے گا۔ میں نے وہ زمین خریدی اور مسجد کے لئے وقف کر دی۔ آج تم اس بابرکت مسجد میں اکٹھے ہوتے اور نمازیں ادا کرتے ہو۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو یہاں کا پانی کھاری تھا ماسوائے ایک کنوئیں کہ جو ایک یہودی کی ملکیت تھا میں نے وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا اور آج تم مجھے اور میرے گھر والوں کو پیاسا رکھتے ہو۔''

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۳۸)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس خطاب کا ان لوگوں پر کچھ اثر نہ ہوا اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کے گرد اپنا محاصرہ مزید تنگ کر دیا۔ اس محاصرہ کے دوران کھانے پینے کی کوئی شے آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں نہ جانے دی۔ جس وقت شرپسندوں

نے آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ سخت کیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے ذیل کا خطبہ دیا۔

''تم مجھ سے ان امور کے متعلق باز پرس کرتے ہو جن کو تم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قبول کیا تھا۔ میں نے تمہارے ساتھ نرم برتاؤ کیا اور مروت سے کام لیا اس لئے تم نے یہ جرأت کی اور آج تم اس حد تک چلے گئے ہو۔ میں تمہارا ہی مسلمان بھائی ہوں اور جہاں تک مجھ سے ہو سکتا تھا میں نے تمہاری اصلاح کی کوشش کی۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت پر یہ دعا نہ مانگی تھی اللہ عزوجل تم پر ایسا خلیفہ بنائے جو تم سب کے لئے قابل احترام ہو اور کیا تم میرے اسلام لانے کے واقعہ کو جانتے نہیں ہو؟ کیا تم یہ نہیں جانتے جب مجھے قتل کئے جانے کی افواہ مشہور ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی تھی اور کیا تم میری دین اسلام کی خدمات سے واقف نہیں ہو۔ یاد رکھو! اگر تم مجھے ناحق قتل کرو گے تو روزِ قیامت تک تمہارے درمیان اختلافات کبھی ختم نہ ہوں گے اور تمہاری گردنیں تلواروں سے بچ نہ سکیں گی۔''

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۰، تاریخ ابن خلدون جلد اول صفحہ ۳۶۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ شدید کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کی کھڑکی سے شرپسندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''اما بعد! تین آدمیوں کے علاوہ کسی دوسرے کا قتل جائز نہیں۔
اوّل زانی، دوم مرتد اور سوم قاتل۔ کیا تم مجھے ان تینوں جرائم
میں سے کسی کا مرتکب پاتے ہو جو مجھے قتل کرنے کے در پے ہو؟
اگر تم مجھے قتل کرو گے تو جان لو کہ مجھے قتل کرنے والو تم اپنی تلوار
کو گردنوں پر رکھ رہے ہو۔ اللہ عزوجل میرے بعد تم میں کبھی
اتفاق پیدا نہیں کرے گا اور تمہارے اختلافات کبھی ختم نہ ہوں
گے۔''

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۴۱)

واقعہ نمبر ۷۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو امیر حج مقرر فرمانا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کے محاصرے کے دوران ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر پر پہرہ دینے والے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان سے کہا کہ میں تمہیں امیر حج مقرر کرتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا میرے لئے حج سے زیادہ ان شرپسندوں سے لڑنا افضل ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کی جان کے درپے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں میں تمہیں امیر حج مقرر کرتا ہوں اور تم ان سے ہرگز نہیں لڑو گے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے کو اعتراض کے باوجود قبول کر لیا۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۴۲ تا ۴۴۳)

واقعہ نمبر ۷۹

تم جھگڑا ہرگز نہیں کرو گے

جب حالات اس نہج پر پہنچ گئے کہ شرپسند اب پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہوئے تو بنوامیہ کے چند نوجوان اور مہاجرین و انصار کے چند جانثار مسلح ہو کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے۔ ان جانثاروں میں حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سیّدنا امام حسن، حضرت سیّدنا امام حسین اور محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو آپ رضی اللہ عنہ نے امیر مقرر کیا اور حکم دیا۔

''تم جھگڑا ہرگز نہیں کرو گے۔''

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۴۳، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۴۱)

واقعہ نمبر ۸۰

میری وجہ سے کسی مسلمان کا خون نہ بہایا جائے

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے اجازت دیں میں ان شرپسندوں کے خلاف جنگ کروں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میری وجہ سے کسی مسلمان کا خون نہ بہایا جائے۔''

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۴۳، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۴۱)

واقعہ نمبر ۸۱

صبر سے کام لو

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ امیر المومنین! ان شرپسندوں کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ ہمیں ان شرپسندوں کے خلاف لڑنے کی اجازت دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میری بات سنی تو فرمایا اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ)! صبر سے کام لو اور یہی بات بروزِ محشر تمہارے لئے حجت ہوگی۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۴۳، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۴۱، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۴۰، اسد الغابہ جلد ششم صفحہ ۵۲۴)

واقعہ نمبر ۸۲

کیا تم اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنا پسند کرتے ہو؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت گیا جب شرپسندوں نے ان کے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا امیر المومنین! اب تو قتال کرنا حلال ہو گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ ہمیں اس بات کی اجازت دیجئے تا کہ ہم ان شرپسندوں کو ختم کر سکیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ)! کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ مسلمان بھائی کا قتل کرو پس اگر تم ایک بھی مسلمان کو قتل کیا تو تم نے تمام مسلمانوں کو قتل کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر واپس لوٹ آیا۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۴۳، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۴۱، اسد الغابہ جلد ششم صفحہ ۵۲۳ تا ۵۲۵)

واقعہ نمبر ۸۳

میں جنگ نہیں چاہتا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ امیر المومنین! انصار دروازے پر موجود ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ اجازت دیں تو ہم پہلے کی طرح پھر اللہ عزوجل کے دین کی مدد کرنے والے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جنگ نہیں چاہتا۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۲، اسد الغابہ جلد ششم صفحہ ۵۲۳)

واقعہ نمبر ۸۴

میں نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کیا ہے

حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کب تک ہمارے ہاتھوں کو روکے رکھیں گے؟ ہم میں سے کچھ کو ان لوگوں نے تیروں کو نشانہ بنایا اور کچھ کو پتھروں کے ذریعے مارا۔ ان لوگوں نے ہم پر تلوار اٹھائی آپ رضی اللہ عنہ ہمیں حکم دیں ہم ان کا فیصلہ کریں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! میں ہرگز جنگ کا ارادہ نہیں رکھتا اور اگر میں جنگ کا ارادہ کروں تو میں بچ جاؤں گا لیکن میں نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کیا ہے اور ان لوگوں کو اور جو ان لوگوں کو بھیجنے والے ہیں ان کو بھی اللہ کے سپرد کرتا ہوں تم جنگ سے بچو۔

راوی کہتے ہیں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو کہا کہ اللہ کی قسم! میں آپ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں ہرگز نہ پوچھوں گا اور یہ کہہ کر شرپسندوں پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ شدید زخمی ہوئے۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۴۳، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۴۶۳، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۴۱، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۴۰، اسد الغابہ جلد ششم صفحہ ۵۲۳)

واقعہ نمبر ۸۵

جس نے اپنا ہاتھ اور اپنی تلوار روک لی

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس اس حال میں گیا کہ ان کے گھر کا محاصرہ شرپسندوں نے کر رکھا تھا۔ میں نے ان سے شرپسندوں کے خلاف تلوار اٹھانے کی اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا۔

''میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ غنی وہ ہے جس نے اپنا ہاتھ اور اپنی تلوار روک لی۔''

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۴۸، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۵۹، البدایہ، النہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۴۶، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۴۲)

واقعہ نمبر ۸۶

میں ہمسائیگی رسول اللہ ﷺ سے محروم نہیں ہونا چاہتا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے امام ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ پر وہ مصیبت نازل ہوئی ہے جس کو آپ رضی اللہ عنہ دیکھ رہے ہیں۔ میں آپ رضی اللہ عنہ پر تین باتیں پیش کرتا ہوں ان میں سے کسی کو اختیار کرلیں۔ اوّل آپ رضی اللہ عنہ باہر نکلیں اور ان شرپسندوں سے لڑیں ہم آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ حق پر ہیں، دوم یہ کہ آپ رضی اللہ عنہ یہاں سے نکل کر مکہ مکرمہ چلے جائیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ جب تک مکہ مکرمہ میں رہیں گے یہ آپ رضی اللہ عنہ کے خون کو حلال نہ سمجھیں گے، سوم یہ کہ آپ رضی اللہ عنہ ملک شام چلے جائیں کیونکہ ملک شام کے لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضور نبی کریم ﷺ کی امت میں وہ پہلا شخص نہیں ہونا چاہتا جو امت میں خونریزی کرے اور اگر میں مکہ مکرمہ چلا جاؤں تو مجھے ڈر ہے حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے قریش کا جو آدمی مکہ مکرمہ میں بے دینی کرے گا اس کے اوپر تمام عالم کا آدھا عذاب ہوگا اور میرے نفس کا کیا اعتبار اور جہاں تک ملک شام جانے کی بات ہے تو میں مدینہ منورہ چھوڑ کر ہمسائیگی رسول اللہ ﷺ سے محروم نہیں ہونا چاہتا۔ (اسد الغابہ جلد ششم صفحہ ۵۲۰ تا ۵۲۱)

واقعہ نمبر ۸۷

وہ فقط میری جان لینے کا ارادہ کرتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر میں موجود تھا جب ہم میں سے ایک کو تیر مارا گیا۔ میں نے عرض کیا امیر المومنین! اب تو تلوار چلانا ہمارے لئے حلال ہو گیا انہوں نے ہمارے ایک آدمی کو شہید کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)! نہیں میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم تلوار پھینک دو اس لئے کہ وہ فقط میری جان لینے کا ارادہ کرتے ہیں اور میں اپنی جان تمام مسلمانوں کی جان دے کر نہیں بچانا چاہتا۔"

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۴۴ تا ۴۴۵، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۶۳، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۴۲ تا ۲۴۳)

واقعہ نمبر ۸۸

یہ سب آگ اور ذلت کے گڑھوں میں ہوں گے

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ شرپسندوں نے سخت کر دیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کا عمامہ سر پر باندھ رکھا تھا اور ہاتھ میں تلوار پکڑی ہوئی تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور شرپسندوں کو وہاں سے بھگا دیا۔ پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور ان سے سلام کرنے کے بعد عرض کیا امیر المومنین! بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے یہ امر اس وقت تک حاصل نہیں کیا جب تک آپ ﷺ نے اپنے ہمراہیوں سمیت ان کا مقابلہ جو شکست کھانے والے تھے نہ کر لیا اور خدا کی قسم! اس قوم کے متعلق اس کے سوا اور کوئی گمان نہیں کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والے ہیں' آپ رضی اللہ عنہ ہمیں حکم دیں کہ ہم ان سے لڑیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم جانتے ہو جس آدمی نے اللہ کے لئے حق کو دیکھا اور اس بات کا اقرار کیا میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں میرے بارے میں نہ تو کسی کا خون بہایا جائے اور نہ خود کا خون بہنے دیا جائے۔ حضرت

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ انہیں اجازت دی جائے لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں پھر وہی جواب دیا۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جواب سنا تو آپ رضی اللہ عنہ ان کے گھر سے نکلے اور یہ کہتے جاتے اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے اپنی کوشش کی انتہاء کر لی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوئے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے امامت کے لئے درخواست کی لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے امامت کرانے سے انکار کر دیا اور فرمایا میں ایسی حالت میں تمہاری امامت کروں جبکہ تمہارا امام موجود ہو اور اسے قید کر دیا جائے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے تنہا نماز ادا کی اور گھر چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ جب گھر پہنچے تو حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے ساتھ گھر پہنچے اور آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ شدید ہو گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ باغی انہیں شہید کر دیں گے۔ لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قتل کئے جانے کے بعد کس مقام پر دیکھتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ان کو جنت کے باغات میں دیکھتا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! ان باغیوں کا کیا انجام ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سب آگ اور ذلت کے گڑھوں میں ہوں گے۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۴۴ تا ۴۴۵، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۶۳، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۴۲ تا ۲۴۳)

واقعہ نمبر ۸۹

روزہ کی حالت میں شہید کیا گیا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب بلوائیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کا پانی بند کر دیا۔ میں اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور آپ رضی اللہ عنہ روزہ سے تھے۔ میں نے سلام کیا اور عرض کیا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ کہیں تو میں پانی کا کچھ بندوبست کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں مجھے آج حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! ان ظالموں نے تیرا پانی بھی بند کر دیا اور تو پیاس سے تڑپ رہا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم درست فرما رہے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب ایک ڈول بڑھایا جس میں ٹھنڈا پانی تھا۔ میں نے اس پانی کو پیا اور سیراب ہو گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! اگر چاہو تو میں ان شرپسندوں کے مقابلہ میں تمہاری مدد کروں یا تم روزہ میرے پاس آ کر افطار کرو گے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری اس سے بڑی خوش نصیبی کیا ہو گی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ افطار کروں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ)! میں نے اس ڈول سے جو پانی پیا اس کی ٹھنڈک میں اب بھی اپنے سینہ میں محسوس کرتا ہوں۔ پھر میں آپ رضی اللہ عنہ سے اجازت لے کر لوٹ آیا اور اسی شام جب آپ رضی اللہ عنہ کو حالت روزہ میں شہید کر دیا گیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۲)

واقعہ نمبر ۹۰

میں آج بھی اس عہد پر قائم ہوں

روایات میں آتا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کے محاصرے کو جب چالیس دن گزر گئے اور ان کا کھانا پینا سب بند تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلسل روزے سے تھے۔ جس دن آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس دن آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! میں جانتا ہوں کہ تم مسلسل روزے سے ہو اور تمہیں شدید پیاس لگی ہے۔ تم غمزدہ نہ ہو تم روزہ میرے پاس حوضِ کوثر کے پانی سے افطار کرو گے۔ یہ بدبخت تمہیں شہید کرنے والے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی تو خوش ہوئے اور اس خواب کا ذکر اپنی زوجہ حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت کے بعد اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب ان کی شہادت کا وقت نزدیک آ گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام غلاموں کو بلا کر ان کو آزاد کر دیا لیکن انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کا ساتھ چھوڑنے سے یکسر انکار کر دیا۔

شرپسندوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر پر حملہ کیا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان سے فرمایا میں تمہیں اللہ عزوجل کے قہر سے ڈراتا

ہوں، اگر تم نے عثمان (رضی اللہ عنہ) کو قتل کر دیا تو اس کی معافی تمہیں کبھی نہ ملے گی اور اللہ عزوجل ایک عثمان (رضی اللہ عنہ) کے بدلے اسی ہزار کو قتل کرے گا جب تک عثمان (رضی اللہ عنہ) زندہ ہیں مدینہ منورہ کی حفاظت فرشتے کر رہے ہیں اور جب تم عثمان (رضی اللہ عنہ) کو قتل کر دو گے یہ فرشتے یہاں سے چلے جائیں گے۔

شرپسندوں نے جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لئے ان کے گھر پر باقاعدہ حملہ کیا تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی حفاظت پر تعینات حضرت سیدنا امام حسن، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اور دیگر نے ان سازشیوں کو روکنے کی کوشش اور ان سے مقابلہ کر کے انہیں پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب لڑائی کی صورتحال دیکھی تو انہیں لڑائی کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ میں کسی مسلمان کا خون بہانا نہیں چاہتا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بروزِ شہادت روزہ سے تھے۔ جب شرپسندوں نے آپ رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے شرپسندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا میں آج بھی اس عہد پر قائم ہوں۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۴۸ تا ۴۵۰، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۵۹ تا ۳۶۰، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۷، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۴۳، تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۱ تا ۲۳۲، اسد الغابہ جلد ششم صفحہ ۵۲۰ تا ۵۲۲)

واقعہ نمبر ۹۱

میں اللہ عزوجل سے مدد کا طلبگار ہوں

۱۸ ذی الحجہ ۳۵ ھ بروز جمعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قرآنِ پاک کی تلاوت میں مصروف تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا بھی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھیں۔ چند شرپسند مکان کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوئے ان میں محمد بن ابوبکر بھی شامل تھے۔ محمد بن ابوبکر نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک پکڑی اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابوبکر سے فرمایا اگر تمہارے والد زندہ ہوتے تو وہ کبھی میری داڑھی یوں نہ پکڑتے اور میرے بڑھاپے کا احترام کرتے میں تمہارے مقابلے میں اللہ عزوجل سے مدد کا طلبگار ہوں اور اسی سے مدد مانگتا ہوں۔ محمد بن ابوبکر نے جب یہ بات سنی تو ڈر کر پیچھے ہٹ گئے اور واپس چلے گئے۔ محمد بن ابوبکر کے جانے کے بعد سودان بن حمران اور قتیرہ آگے بڑھے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا۔ اس دوران غافقی جس کے ہاتھ میں لوہے کا ہتھیار تھا اس نے وہ ہتھیار آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر دے مارا۔ اس دوران سودان بن حمران تلوار لئے آگے بڑھا اور آپ رضی اللہ عنہ کو للکارتے ہوئے بولا اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! تو کس دین پر ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دین محمدی پر ہوں۔ سودان بن حمران نے آپ رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر تلوار کا وار کیا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے روکا اور ہاتھ کٹ کر گر پڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ وہ ہاتھ تھا جس سے میں وحی لکھتا تھا اور آج یہ ہاتھ راہِ حق میں کٹ گیا اور یہ وہی ہاتھ ہے جس سے میں نے حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ اس دوران ایک اور ظالم آگے بڑھا اور اس نے آپ رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر برچھی سے زخم لگایا اور اس کے بعد ان ظالموں نے لگاتار وار کرنے شروع کر دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے قرآن مجید پڑا ہوا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے خون مبارک کا پہلا قطرہ جس آیت پر گرا وہ یہ تھی۔

فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم

''تمہارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑا اور زمین پر گر پڑے ان ظالموں نے آپ رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک کو ٹھوکریں مارنا شروع کر دیں جس سے آپ رضی اللہ عنہ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کے غلام جو کہ چھت پر موجود تھے وہ شور سن کر بھاگے ہوئے آئے ان میں سے ایک غلام نے سودان پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا جبکہ ایک اور غلام نے قتیرہ پر حملہ کر دیا لیکن وہ خود اس حملے میں شہید ہو گیا۔ شور کے ساتھ ہی باقی شرپسند جو کہ آپ رضی اللہ عنہ کے مکان کے باہر موجود تھے وہ اندر آ گئے اور انہوں نے گھر کے تمام افراد کو باہر نکال کر لوٹ مار شروع کر دی۔ قتیرہ جو کہ پہلے حملے میں بچ گیا تھا جب وہ مکان سے باہر نکلنے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ کے ایک اور غلام نے آگے بڑھ کر اسے قتل کر دیا۔ ان شرپسندوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا کو بھی زخمی کر دیا اور چادر بھی اتار لی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ایک اور غلام جو کہ اس موقع پر موجود تھا اس سے برداشت نہ ہوا اور اس نے آگے بڑھ کر اس شرپسند کا سر قلم کر دیا۔ دنیاوی لالچ میں ڈوبے ہوئے یہ شرپسند، آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد اب لوٹ مار میں مصروف ہو گئے تھے۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۵۰ تا ۴۵۱، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۴۴)

واقعہ نمبر ۹۲

تیرا باپ زندہ ہوتا تو وہ بھی میرے بڑھاپے کی قدر کرتا

ایک روایت کے مطابق محمد بن ابوبکر اپنے ساتھیوں کنانہ بن بشر، سودان بن حمران اور عمرو بن حمق کو لے کر ایک مسلمان عمرو بن حزم کے گھر میں داخل ہوئے اور عمرو بن حزم کا گھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر سے ملحقہ تھا۔ انہوں نے عمرو بن حزم کے گھر کی دیوار پھلانگی اور آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت اپنی زوجہ حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ تلاوت کلامِ پاک میں مصروف تھے۔ محمد بن ابوبکر نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک پکڑی اور کہا اے نعثل! اللہ تمہیں رسوا کرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نعثل نہیں عثمان (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ محمد بن ابوبکر نے کہا تمہیں اس بڑھاپے میں بھی خلافت کی طمع ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے! اس داڑھی کو نہ پکڑ کیونکہ اس داڑھی کو کبھی تیرے باپ نے بھی نہیں پکڑا اور اگر آج تیرا باپ زندہ ہوتا تو وہ بھی میرے اس بڑھاپے کی قدر کرتا اور میری داڑھی کو یوں نہ پکڑتا۔ محمد بن ابوبکر نے جب یہ الفاظ سنے تو داڑھی مبارک چھوڑ دی اور واپس لوٹ گئے۔ محمد بن ابوبکر کے جانے کے بعد عبدالرحمٰن بن عدیس جو کہ شرپسندوں کا سرغنہ تھا وہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کے مکان میں داخل ہو گیا۔ کنانہ بن بشر نے آپ رضی اللہ عنہ پر پہلا حملہ کیا جس سے آپ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد سودان بن

حمران نے آپ رضی اللہ عنہ پر تلوار کے وار کر کے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا خون قرآن مجید کی آیت ذیل پر گرا۔

فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم

''تمہارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کے بعد عمرو بن حمق آگے بڑھا اور سینہ مبارک پر چڑھ کر نیزے سے زخم لگانے لگا۔ اس کے بعد عمیر بن صنابی آگے بڑھا اور اس بدبخت نے آپ رضی اللہ عنہ کو ٹھوکریں مارنا شروع کر دیں جس سے آپ رضی اللہ عنہ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد ان بدبختوں نے لوٹ مار شروع کر دی۔ حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا نے اس موقع پر چھت پر جا کر اعلان کیا اے لوگو! امیر المومنین کو شہید کر دیا گیا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ۱۸ ذی الحجہ بروزِ جمعہ ۳۵ھ کو شہید کیا گیا۔ بوقت شہادت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک بیاسی (۸۲) برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت قریباً بارہ برس ہے۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۵۱ تا ۴۵۲، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۶۲، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۲۸ تا ۲۲۹، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۴۵، تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۲ تا ۲۳۳، اسد الغابہ جلد ششم صفحہ ۵۲۳ تا ۵۲۴)

واقعہ نمبر ۹۳

اب تو انہیں عثمان رضی اللہ عنہ کی تدفین کرنے دیں

روایات کے مطابق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جسم اطہر تین دن تک آپ رضی اللہ عنہ کے گھر بے گوروکفن پڑا رہا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کے اردگرد سازشیوں نے شورش برپا کر رکھی تھی۔ بالآخر آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چوتھے روز حضرت جبیر بن مطعم اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم نے ہمت کی اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے درخواست کی وہ ان سازشیوں کو سمجھائیں اب تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تدفین کرنے دیں۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سازشیوں کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا امام حسن، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم اور دیگر کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جنازہ لاتے دیکھا۔ جنازہ کے ہمراہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے کچھ رشتہ دار تھے۔ شرپسندوں نے کوشش کی وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے جنازے کو روکیں لیکن حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کے چند جوانوں کو حکم دیا کہ اگر شرپسند کچھ کرنے لگیں تو ان کے ساتھ سختی سے پیش آیا جائے۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۵۲، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۶۴، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۴۹، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۴۶، تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۳، اسد الغابہ جلد ششم صفحہ ۵۲۴)

واقعہ نمبر ۹۴

قبر کے نشان کو مٹا دیا گیا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جنازہ شنبہ کے دن مغرب اور عشاء کے درمیان اٹھایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے ساتھ حضرت جبیر بن مطعم، حضرت حکیم بن حزام، اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور آپ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں ستر افراد نے شرکت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جنت البقیع سے ملحقہ حش کوکب میں مدفون کیا گیا۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو قبر میں اتارا۔ پھر شر پسندوں کی وجہ سے کہیں وہ آپ رضی اللہ عنہ کی قبر کی بے حرمتی نہ کریں آپ رضی اللہ عنہ کی قبر کے نشان کو مٹا دیا گیا۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۵۴، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۶۴، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۵۰، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۲۷، تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۴، اسد الغابہ جلد ششم صفحہ ۵۲۵)

واقعہ نمبر ۹۵

خون آلود کپڑوں میں تدفین

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان کے خون آلود کپڑوں میں ہی مدفون کیا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو غسل نہیں دیا گیا جبکہ مسند احمد کی روایت کے مطابق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ اوّل صفحہ ۴۵۳، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۶۴، البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۵۰، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۴۷، تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۴، اسد الغابہ جلد ششم صفحہ ۵۲۵)

واقعہ نمبر ۹۶

تم لوگوں نے انہیں برتنوں کی مانند مانجا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد فرمایا۔

''تم لوگوں نے انہیں برتنوں کی مانند مانجا یعنی ان کے مال سے فائدہ اٹھایا اور پھر انہیں شہید کر دیا۔''

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۴۹)

واقعہ نمبر ۹۷

آسمان سے پتھر برسائے جاتے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر سب لوگ متفق ہوتے تو یقیناً ان پر حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی طرح آسمان سے پتھر برسائے جاتے۔''

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۴۸)

واقعہ نمبر ۹۸

شہادتِ عثمان رضی اللہ عنہ پر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ردعمل

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو فرمایا اے اللہ! تو جانتا ہے میں عثمان (رضی اللہ عنہ) کے خون سے بری ہوں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر تمام اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو کہ اس وقت مدینہ منورہ میں موجود تھے سب پر شدید رنج کے اثرات ظاہر ہو گئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شہادت کی خبر سنتے ہی آپ رضی اللہ عنہ کی حفاظت پر مامور اپنے دونوں بیٹوں حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کو جھڑکتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں ان کی حفاظت پر مامور کیا اور تمہاری سستی کی وجہ سے انہیں شہید کر دیا گیا۔"

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۴۳)

واقعہ نمبر ۹۹

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قصاص کا مطالبہ

روایات میں آتا ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد اپنے گھر تشریف لائے تو حضرت زبیر بن العوام اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم بھی آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تشریف لے آئے اور آپ رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص کا مطالبہ کیا اور کہا۔

''ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت اسی شرط پر کی تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص لیں گے۔''

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''مجھے بذاتِ خود حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر دکھ ہے اور میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو گرفتار کروں۔''

(تاریخ طبری جلد سوم حصہ دوم صفحہ ۲۹ تا ۳۰، تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۷۷ تا ۳۷۸)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شہادتِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے وقت حج کی غرض سے مکہ مکرمہ میں موجود تھیں آپ رضی اللہ عنہا کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر مکہ مکرمہ سے واپسی پر سرف کے مقام پر ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس خبر کو سنتے ہی فرمایا۔

''شرپسندوں نے وہ خون بہایا جسے اللہ عزوجل نے حرام قرار

دیا۔ شرپسندوں نے اس مقدس شہر کی حرمت کو داغدار کیا جو
حضور نبی کریم ﷺ کی قیام گاہ تھا اور انہوں نے اس مہینے میں
خون بہایا جس میں خون بہانا منع تھا اور انہوں نے وہ مال لوٹا
جس کا لینا ان کے لئے کسی طور جائز نہ تھا۔''

اس خبر کے بعد ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ واپس لوٹ گئیں۔ لوگ آپ رضی اللہ عنہا کی سواری کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کے اس مجمع عام سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

''عثمان (رضی اللہ عنہ) ناحق شہید کر دیئے گئے اور میں عثمان (رضی اللہ عنہ)
کے خون کا بدلہ لوں گی اس لئے تم لوگ بھی اپنے خلیفہ کا خون
رائیگاں نہ جانے دو اور قاتلوں سے قصاص لے کر اسلام کی
حرمت قائم رکھو۔ اللہ کی قسم! عثمان (رضی اللہ عنہ) کی انگلی باغیوں
کے تمام عالم سے بہتر ہے۔''

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جانب سے حضرت عبداللہ بن عامر حضرمی رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جوشیلی باتوں کو سنا تو کہا۔

''عثمان (رضی اللہ عنہ) کے خون کا بدلہ لینے والا پہلا میں ہوں۔''

اس دوران حضرت سعید بن العاص اور حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہم بھی مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم جب مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے بھی مدینہ منورہ کے حالات بیان کئے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان حضرات کو بھی اپنے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص لینے کی دعوت دی جسے انہوں نے قبول کر لیا

اور آپ رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص لینے والوں کی ایک جمعیت مکہ مکرمہ میں تیار ہوگئی۔

(تاریخ ابن خلدون جلد اوّل صفحہ ۳۸۱ تا ۳۸۲، تاریخ طبری جلد سوم حصہ دوم صفحہ ۴۵ تا ۴۸)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو ان کے حوالے کیا جائے ہم آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلیں گے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ علم وفضل میں ہم سے اعلیٰ و افضل ہیں۔

(البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۳۳۲)
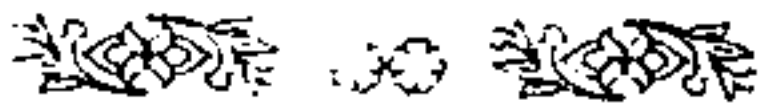
واقعہ نمبر ۱۰۰

زبیر بن العوام اور طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہم کا ردعمل

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جو کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حفاظت پر مامور تھے ان پر ناراض ہوتے ہوئے فرمایا کہ تم ان کی حفاظت کرنے میں ناکام رہے ہو۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۲)

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہما کو جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حفاظت پر مامور تھے انہیں دھکے دیئے اور سخت سست کہا۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۲)

احادیثِ مبارکہ اور مسائلِ شرعیہ پر مشتمل ایک نایاب کتاب

انوار الحدیث

علامہ مفتی محمد جلال الدین امجدی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے قلم سے شریعت کے بارے انمول تحفہ

احکامِ شریعت

مکمل 3 (تین) حصے

مع مختصر حالاتِ .... اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت

تصنیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

شاکر پبلی کیشنز
اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

شاکر پبلی کیشنز کی معیاری کتابیں
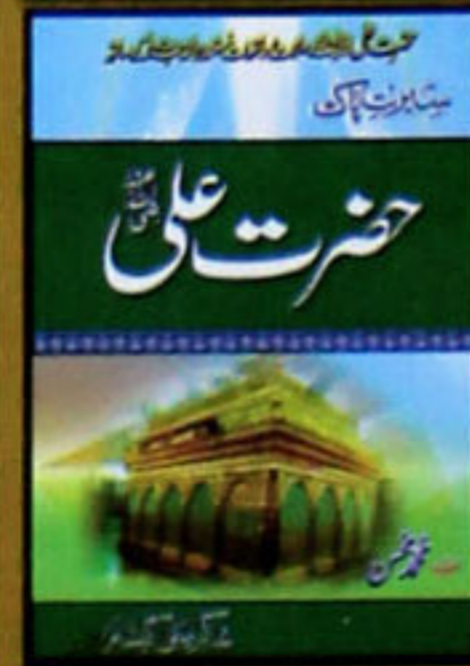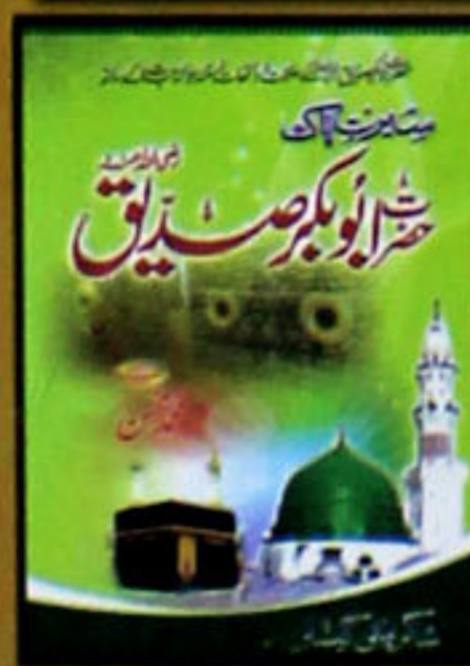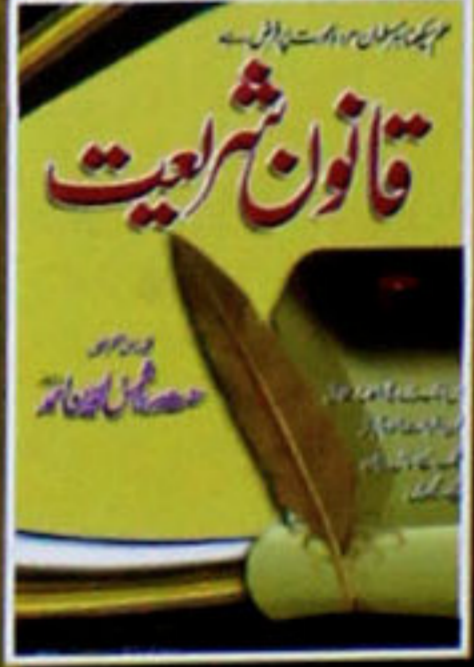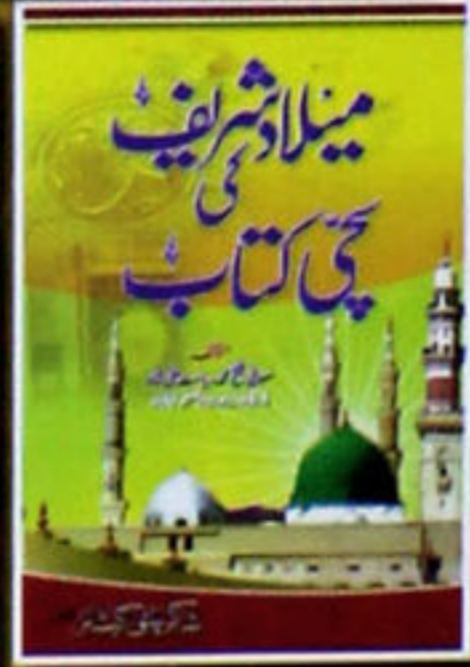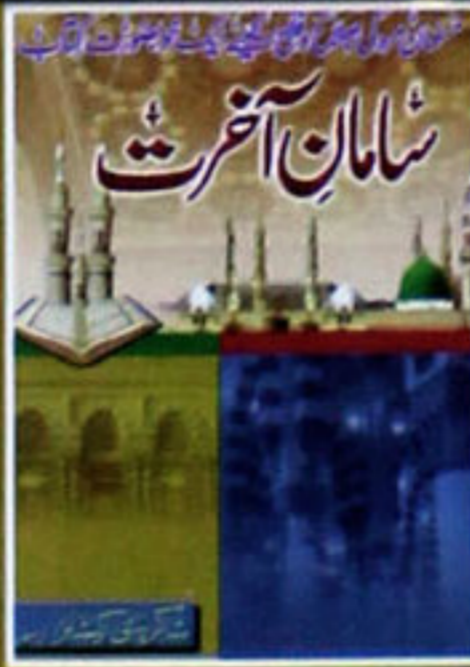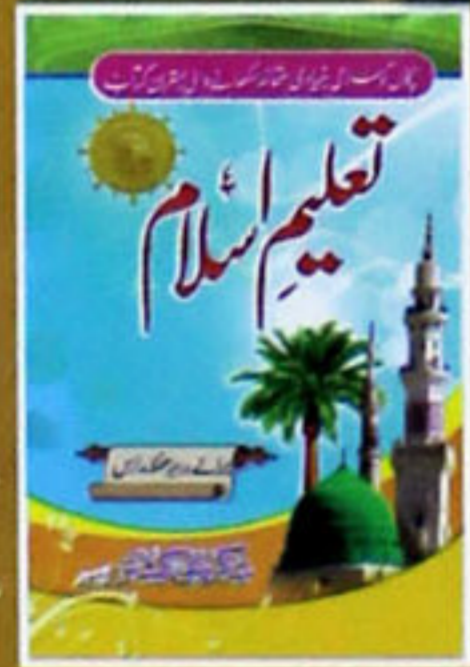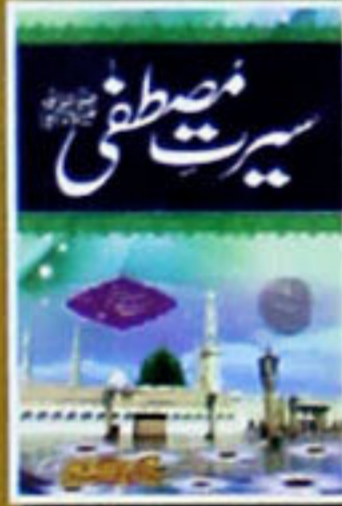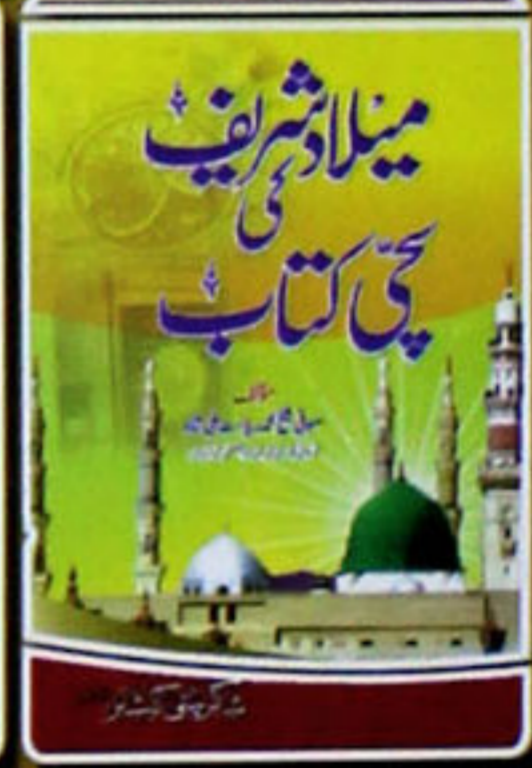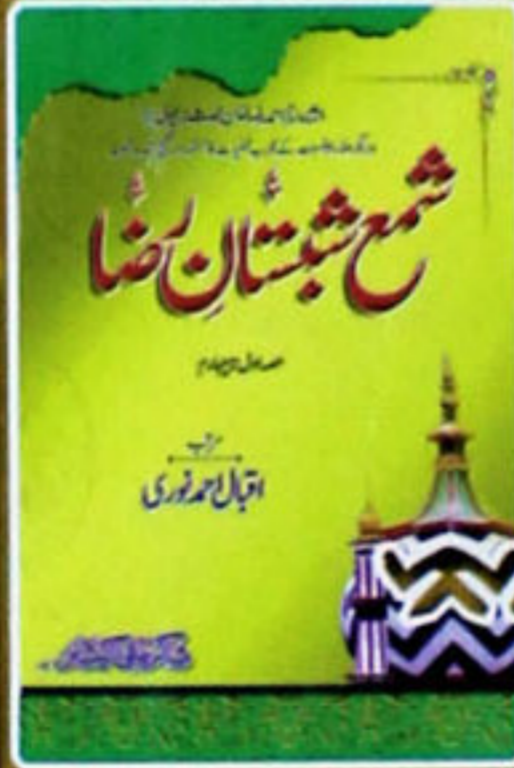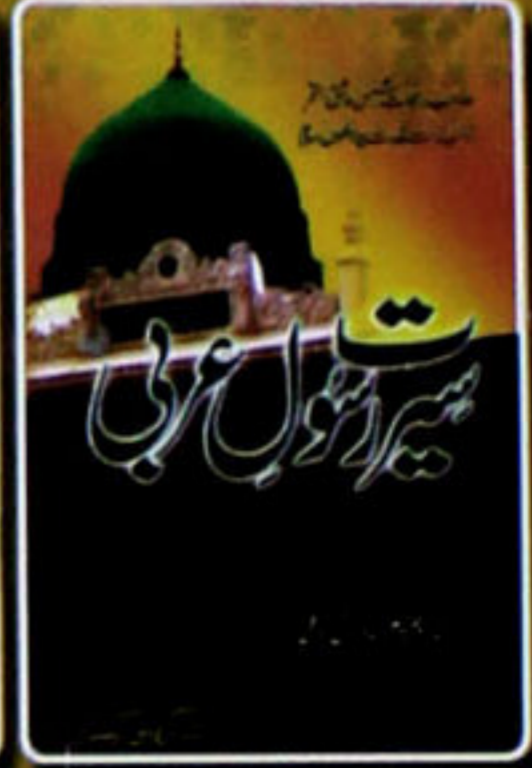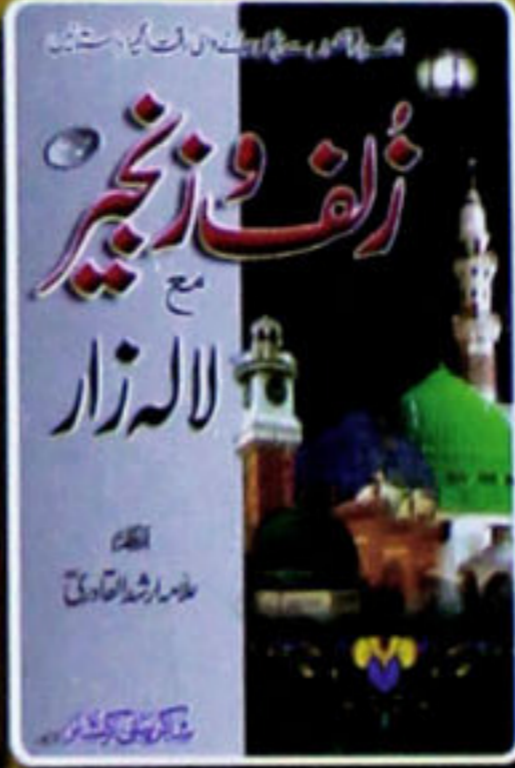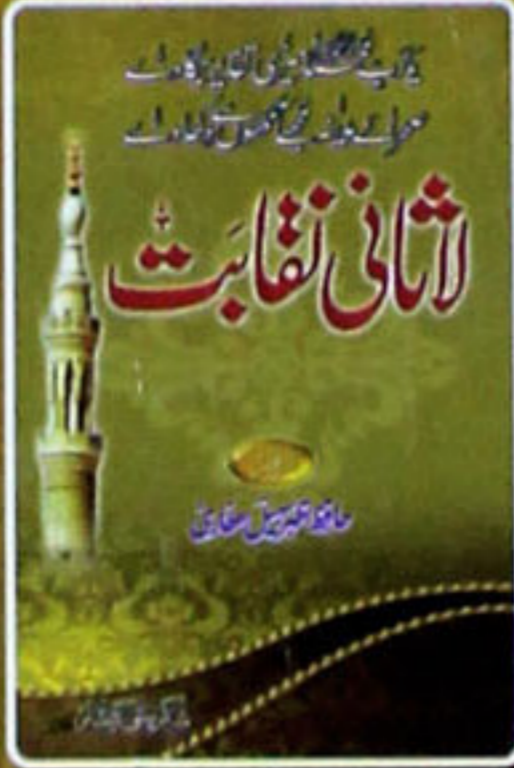
شاکر پبلی کیشنز 38- اردو بازار لاہور
042-37240084